بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
لقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ
ہفت روزہ
بدر
قادیان
ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۳-۵۰ روپے
ممالک غیر
۷-۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۱۱ | ۵ شہادت ۱۳۴۱ ہش | ۲۹ شوال ۱۳۸۱ھ | ۵ اپریل ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ مارچ (بوقت ۹ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ

کل دن بھر حضور کو ضعف رہا مگر پرسوں کی نسبت کم تھا۔ رات باوجود دوائی دینے کے نیند نہیں آئی اس وقت طبیعت قدرے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۲۸ مارچ آج ساڑھے سات بجے صبح مولوی عبداللطیف صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی طرف سے فریضہ حج ادا کرنے کی غرض سے یہاں سے روانہ ہو گئے۔ آپ ۱۲ اپریل کو کراچی سے بذریعہ سمندری جہاز آگے روانہ ہوں گے۔ مطابق بس سروس ربوہ کے اڈہ پر بہت سے دوستوں نے درد مندانہ دعاؤں کے ساتھ مولوی صاحب موصوف کو رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بصورت احسن حج کے جملہ مناسک ادا کرنے کی توفیق دے اور ان کا یہ حج حضرت میاں صاحب کے لئے اور ساری جماعت کیلئے غیر معمولی برکات کا موجب بنائے۔ آمین۔

قادیان ۳ اپریل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر

مظفر پور بہار کے گوردوارہ میں احمدی مبلغ کی ایک تقریر

(از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مظفر پور)

مظفر پور کے بعض معزز سکھ دوستوں نے خاکسار کو گوردوارہ مظفر پور میں آنے اور حضرت گورو نانک علیہ الرحمۃ کے حالاتِ زندگی اور تعلیم پر روشنی ڈالنے کی دعوت دی۔ خاکسار ۱۸ مارچ صبح سات بجے گوردوارہ کی سمت قدم بڑھا رہا تھا کہ ایک سکھ دوست جن کا مظفر پور میں کپڑے کا اچھا کاروبار ہے اور جو در اصل قادیان کے ہی باشندہ ہیں۔ اچانک نمودار ہوئے۔ انہوں نے مجھے پہچان لیا۔ مختصر تعارف و ملاقات کے بعد گوردوارہ کی بلند و بالا عمارت میں ہم دونوں داخل ہو گئے۔ سکھ دوست جوق در جوق جمع ہونے شروع ہو گئے۔ شاید آج کی نشست کسی آسمانی اشارے کے ماتحت قادیان کے لئے وقف ہو چکی تھی۔ کیونکہ ہمارے قادیانی سکھ دوست اچھے تاجر ہونے کے علاوہ گیانی اور اچھے مقرر بھی ثابت ہوئے۔ اور ایک ڈیڑھ گھنٹہ تک گرنتھ صاحب کے اشلوک پڑھ پڑھ کر خدا تعالیٰ کی توحید ثابت کرتے رہے۔ بعدہٗ خاکسار کو تقریر کے لئے بلایا گیا۔ خاکسار نے پنجابی زبان میں تقریر شروع کی۔ اور سکھ لٹریچر اور گرنتھ صاحب کے متعدد اشلوک پڑھ کر بتایا کہ گورو نانک علیہ الرحمۃ کے مشن کا مقصد قیام توحید، اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ، اور اس سے سچی محبت کا اظہار، نیز مخلوق خدا اور بالخصوص غرباء سے ہمدردی اور مؤانست، اور ہندو مسلم اتحاد تھا۔

غرباء پروری | غرباء کے ساتھ آپ کی قلبی ہمدردی کا ثبوت آپ کے اس تاریخی واقعہ سے ملتا ہے جو "سچا سودا" کے نام سے مشہور ہے۔ جبکہ آپ نے وہ روپیہ جو آپ کے والد محترم نے تجارت کی غرض سے دیا تھا چوہڑکانہ کے جنگل میں بعض بھوکے فقیروں پر خرچ کر ڈالا۔ اور خالی ہاتھ واپس آ کر اپنے اس فعل کو "سچا سودا" قرار دیا۔

اتحاد و مؤانست | آپ نے اتحاد اور اتفاق کی بہت تعریف کی ہے۔ فرمایا

"ملے کی مہماں برن نہ ساکوں نانک پے پیلا"

یعنی اتحاد اور اتفاق کا مقام اس قدر بلند ہے کہ جس کی تعریف ہمارے بیان سے باہر ہے۔ اسی طرح گورو گرنتھ صاحب میں فتنہ، فساد، اور جھگڑے کی بڑی مذمت کی گئی ہے فرمایا ؎

"جھگڑا کر دیاں ان دن گذرے شبد نہ کرے پیار
سدھ مت کرتے بڑا بولن سمجھ وکار"

حضرت گورو نانک علیہ الرحمۃ ایک معزز ہندو خاندان میں پیدا ہوئے لیکن تاریخ شاہد ہے کہ تمدنی اخلاقی اور مذہبی اعتبار سے آپ کے تعلقات مسلمانوں کے ساتھ زیادہ وسیع اور مضبوط تھے حضرت بابا فرید ثانی ایک مسلمان بزرگ سے مل کر آپ عقیدت و محبت کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں ؎

آؤ بھینیں گل ملیہ انک سہیڑیاں
مل کر کرو کہانیاں امرت کنت سباہ
سچے صاحب سب گن اوگن سب اساہ

اس اشلوک میں حضرت فرید ثانی سے قلبی محبت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور سبوحیت کو بیان کر کے اس کے مقابل پر انسان کی بے چارگی اور تخلیقی نقائص کو دلفریب انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

توحید | آپ نے ایک ایسی قوم میں جنم لیا جو بتوں کی پجاری تھی آپ نے نہایت جرأت اور بہادری کے ساتھ بت پرست قوم کے سامنے ایک خدا کو پیش کیا ؎

دوجا کاہے سمریئے جو جمے تے مر جائے
ایکو سمرو نانکا جو جل تھل رہیا سمائے

اللہ تعالیٰ کی ذات سے آپ کو کس قدر محبت اور لگاؤ تھا اس کا ثبوت آپ کے اس شلوک سے ملتا ہے ؎

کیتا آکھن آکھیئے آکھن توٹ نہ ہو
منگن والے کیترے داتا ایکو سو
جس کے جیا پران ہیں من وسیئے سکھ ہو

اس اشلوک میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ تمام دنیا اس ایک داتا سے مانگنے والی ہے۔ اور ایک ہی ہستی سب کی ضروریات کو پورا کر رہی ہے (حقیقت یہ ہے کہ) جس ذات پاک نے روحوں اور جسموں کو پیدا کیا ہے اگر وہ دل میں آباد ہو جائے تو انسان کو سکھ چین۔ شانتی اور امن حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے سوا نہیں اس مفہوم کو اس سے قبل قرآن کریم نے نہایت مؤثر انداز میں بیان فرمایا ہے کہ

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

یعنی ہوشیار باش! دلوں کا اطمینان و سکون صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر کی استعانت سے وابستہ ہے۔

بھروسہ | حضرت گورو نانک علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ تھا۔ شہنشاہ بابر نے جب ایمن آباد فتح کر کے بہت سے لوگوں کو گرفتار کر لیا تو ان میں حضرت گورو نانک بھی تھے۔ شہنشاہ بابر نے گورو جی کی شکل و صورت سے پہچان کر آزاد کر دیا۔ اور کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو تکلیف ہوئی آپ جو مانگنا چاہتے ہیں مانگ لیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ؎

ایہہ دیا ایک خدا سے
جس کا دیا ہر کوئی کھاسے
بندے کی جو لیوے اوٹ
دین دُنی میں تاں کو توٹ
اک داتا سب جگت بھکھاری
تس کو چھاڈ اور کو لاگے تس سگل پت ہاری
شاہ بادشاہ سب تس کے کیئے
تس کے سنگ نہ کوئی رلئے
کہ نانک سن بابر میر
تجھ سے مانگے سو احمق فقیر

یہ اشلوک بتاتے ہیں کہ آپ ایک خوددار انسان تھے اور خدا تعالیٰ پر اس قدر توکل اور بھروسہ رکھتے تھے کہ ایسے مشکل حالات میں بھی توحید الٰہی کو مدلل طریق سے پیش کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دنیوی شہنشاہ کے سامنے دست آرزو دراز کرنے کو پسند نہ کیا

بعض اور شلوک پڑھ کر بتایا کہ ایک وہ وقت تھا کہ بعض مورکھوں نے آپ کو نامناسب الفاظ سے یاد کیا اور آج وہ دن ہے کہ آپ کا احترام دنیا میں قائم ہو چکا ہے۔

آخر میں جماعت احمدیہ اور سکھ حضرات کے خوشگوار تعلقات پر روشنی ڈالی۔ یہ ہے اس تقریر کا خلاصہ جو گوردوارہ مظفر پور میں خاکسار نے کی۔

تقریر ختم ہوئی اور ہم دونوں گوردوارہ سے باہر آ گئے۔ راستہ میں ہمارے قادیانی سکھ دوست نے بتایا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم بھی گورو جی مہاراج کو خدا نہیں مانتے کیونکہ گورو جی نے بھی ایک خدا کی پرستش کا حکم دیا ہے۔ اور کہیں بھی عبادت کرنے کا حکم نہیں دیا۔ البتہ یہ حقیقت اپنی جگہ درست ہے کہ مرشد اور گورو کے بغیر خدا ہرگز نہیں مل سکتا۔ اور مرشد بھی وہ ہو جو کامل ہو تب خدا کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے اور ہمارے گورو اور دوسرے باقی صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی تینتالیسویں مجلس مشاورت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر ہدایات اور روح پرور ارشادات مجلس مشاورت کے مختصر کوائف

مارالہجرت ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۴۳ ویں مجلس مشاورت ۲۳ تا ۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء تین روز جاری رہنے کے بعد ۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء کو تین بجے سہ پہر خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ اس مجلس مشاورت کی پوری کارروائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صدارت میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ ان تین دنوں میں شوریٰ کے چار اجلاس منعقد ہوئے جن میں سب کمیٹیوں کی سفارشات کی روشنی میں تربیتی و تنظیمی امور سے متعلق بعض اہم تجاویز کے بارہ میں مشورے کئے گئے اور صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بجٹ منظور کئے گئے۔ تینوں روز نمائندگان مستورات تربیتی تعلیمی تنظیمی اور مالی امور سے متعلق ایک دوسرے کے مشوروں سے مستفید ہونے کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زریں ہدایات اور روح پرور ارشادات سے بھی مستفید ہوئے۔ مجلس مشاورت کی جو تفصیلی رپورٹ روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع ہوئی۔ اس کا ضروری حصہ خلاصۃً ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:۔

افتتاحی خطاب اور دعا

بتاریخ ۲۳ مارچ بروز جمعۃ المبارک ۲ بجے سہ پہر تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں جماعت احمدیہ کی تینتالیسویں مجلس مشاورت کا آغاز زیر صدارت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ہوا۔ حضرت ممدوح نے نمائندگان سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

سب سے پہلے ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے فیصلوں میں برکت ڈالے۔ ہمارے سب فیصلے ایسے ہوں جو اسلام اور احمدیت کی ترقی اور اس کی مضبوطی کا باعث ہوں۔ وہ ہمیں ایسی آراء پیش کرنے کی توفیق دے جو حق و صداقت پر مبنی ہوتے ہوئے سلسلہ کے لئے ہر طور مفید ہوں۔ اور دنیا میں اسلام اور احمدیت کی سربلندی کا موجب بنیں۔ — میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ اور میں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں یہاں آگیا ہوں۔ اس لئے ان مختصر الفاظ پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ اب ہم مل کر دعا کریں۔ دعا کرتے وقت ہمیں بعض دعاؤں کو خاص طور پر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ان میں سے ایک تو وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص موقعہ پر کی تھی۔ حضرت حسان بن ثابتؓ کا جب ایک شخص سے مقابلہ ہوا اور انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں جوابًا اشعار پڑھے تو اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا کی اللّٰھم ایدہ بروح القدس۔ یعنی اے خدا تعالیٰ اس کی روح القدس سے مدد فرما۔ ہمیں چاہیئے کہ اس موقعہ پر یہ دعا مانگیں کہ اللّٰھم ایدنا بروح القدس کہ اے خدا تو ہماری بھی روح القدس سے مدد فرما۔ تاکہ جب ہم مشورہ دیں تو ہماری زبانوں پر اور ہمارے دلوں پر روح القدس کا تصرف ہو۔ اور ہم وہی بات کہیں جو فی الواقعہ اسلام اور احمدیت کی ترقی اور اس کی مضبوطی کے لئے ضروری ہو۔

دوسری دعا جو اس موقعہ پر ہمیں کرنی چاہیئے اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسم اعظم قرار دیا ہے یہ ہے کہ رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی اسے جمع کی صورت میں بدلا جا سکتا ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا۔

ہمیں چاہیئے کہ دعا کرتے وقت ہم یہ دعائیں بھی پڑھیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفایابی کے لئے بھی دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد کامل صحت دے تاکہ حضور پہلے ہی کی طرح مشاورت میں تشریف لا کر ہمیں اپنی قیمتی ہدایات اور ارشادات سے نوازا کریں۔

اس کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد تلاوت قرآن کریم کے ساتھ پہلے اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ سیکرٹری مجلس مشاورت مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب انور نے ایجنڈا پڑھ کر سنایا۔ جس پر غور کرنے کیلئے حضرت میاں صاحب نے چار سب کمیٹیوں کے تقرر کا ارشاد فرمایا چنانچہ نمائندگان نے ان کے لئے اراکین کے نام پیش کئے۔ ہر کمیٹی کو اس سے متعلقہ کام کے متعلق آپ نے ہدایات دیں اور نصائح سے نوازا۔ حضرت میاں صاحب کی زیر ہدایت سب کمیٹیوں کے سیکرٹری صاحبان نے کمیٹیوں کے اجلاسوں کے وقت اور مقام کے متعلق اعلان کیا۔ اس طرح مشاورت کا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس بتاریخ ۲۴ مارچ

۲۴ مارچ کو دوسرا اجلاس نو بجے صبح بعد دعا شروع ہوا۔ پروگرام کے مطابق سب سے پہلے گذشتہ سال کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ جات کی تعمیل کے سلسلہ میں رپورٹیں پیش ہوئیں۔ اس کے بعد حضرت صدر محترم مدظلہ العالی نے نگران بورڈ کی کارگزاری کا خلاصہ مختصر مگر نہایت جامع رنگ میں بیان فرمایا اور اس ضمن میں بعض نہایت ضروری اور اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔

اسلامی پردہ کا التزام

آپ نے فرمایا پردہ کے متعلق جو کمزوری کا رجحان پیدا ہو رہا ہے ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس رجحان کو روکنے کی پوری کوشش کرے ہر احمدی باپ ہر احمدی ماں ہر احمدی خاوند اور ہر احمدی بیوی کا فرض ہے کہ وہ صحیح اسلامی پردہ کو قائم کرنے کی کوشش کرے۔ اس سلسلہ میں نوجوانوں کے تعاون کی بھی بڑی ضرورت ہے۔ اور لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ بھی بڑی موثر اصلاح ہو سکتی ہے۔

آپ نے فرمایا لجنات اماء اللہ بڑا ثواب کمائیں گی اگر وہ پردہ کے متعلق غیر اسلامی رجحان کو رد کرنے اور افراط و تفریط سے بچ کر صحیح اسلامی پردہ کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔

جماعتوں میں درس القرآن کی ضرورت

آپ نے جماعتوں میں درس القرآن کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ قرآن مجید کا جو درس دیا کرتے تھے وہ ایسی عجیب چیز ہوا کرتا تھا کہ آج بھی جب وہ یاد آتا ہے دل میں روحانی سرور کی ایک عجیب کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں درس القرآن جاری کریں اور اس میں زیادہ سے زیادہ افراد کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔

کسر صلیب

پاکستان میں عیسائیت کے زور کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا حقیقی مقصد کسر صلیب تھا یہ کام اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی جماعت سے لیگا اور انشاء اللہ ضرور لے گا مگر ہمارا بھی فرض ہے کہ اس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو عیسائیت کے اثر سے بچانے کی پوری کوشش کریں۔

اس کے بعد حضرت صدر محترم نے سب کمیٹی نظارت علیا کی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت فرمائی اور شوریٰ کی کارروائی کے سلسلہ میں مدد کے لئے محترم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب جج مغربی پاکستان ہائیکورٹ کو سٹیج پر تشریف لانے کی ہدایت فرمائی۔ اور شیخ صاحب نے اس کی تعمیل کی اور شوریٰ کے اختتام تک حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کے ہمراہ کارروائی کی سرانجام دہی میں مدد دیتے رہے۔ ایک بجے دوپہر دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس

شوریٰ کا تیسرا اجلاس ۴ بجے سہ پہر شروع ہوا۔ حضرت میاں صاحب نے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

دوست پہلے مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے فیصلوں میں برکت ڈالے برکت کا منبع صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، روحانی جماعتوں کے لئے اُس آسمانی ذات کے سوا برکت کا کوئی منبع نہیں۔ میں ابھی جوان ہی تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر میری نظر سے گذری جس نے مجھ پر بہت اثر کیا جس میں حضور نے لکھا ہے کہ میرے پاس دعا کے سوا کوئی ہتھیار نہیں۔ دنیا کے مذاہب کا جو اسلام کے خلاف پورا زور لگا رہے تھے زبردست مقابلہ کیا۔ اسلام کی صداقت کو آشکار کرنے کے لئے دلائل کے انبار لگا دیئے اور بالخصوص عیسائیت کو جو ساری دنیا پر چھائی ہوئی تھی (باقی صفحہ پر)

جلسہ ہائے سیرت پیشوایان مذاہب

جیسا کہ اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس سال یوم پیشوایان مذاہب مورخہ ۲۲ ۴/۶۲ بروز اتوار منایا جائے گا۔ اس موقعہ پر جملہ پریذیڈنٹ صاحبان سیکرٹریان تبلیغ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں اس دن کو اس کی پوری شان کے ساتھ منائیں۔ اور جملہ پیشوایان مذاہب کی سیرت و سوانح کو صحیح رنگ میں لوگوں کے سامنے پیش کریں اور کوشش کریں کہ ہر مذہب و ملت کے لوگ اس مشترکہ سٹیج سے اپنے اپنے پیشوا کی سیرت و سوانح بیان کر کے ان کی عزت و احترام کو دنیا میں قائم کریں۔

نیز اپنے ہاں کی گئی کارروائی کی رپورٹ اس دفتر میں بھجوائی جائے

خاکسار

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خطبہ جمعہ

بعض باتیں بظاہر معمولی ہوتی ہیں مگر ان میں بڑے بڑے فوائد مضمر ہوتے ہیں

انہیں معمولی سمجھ کر کبھی نظر انداز نہ کرو بلکہ ان پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۵ مئی ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج پھر طبیعت کی خرابی کی وجہ سے میں اس مضمون کو نہیں لے سکتا جس پر صحت کے ایام میں میں خطبہ پڑھ رہا تھا۔ لیکن آج میں اس سے ملتی جلتی

ایک اور بات

کے متعلق مختصراً کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں جو مضمون میں پہلے بیان کر رہا ہوں اس کا خلاصہ یہ تھا کہ بعض باتیں چھوٹی چھوٹی نظر آتی ہیں۔ لیکن ہوتی بہت بڑی ہیں اور ان سے بڑے بڑے فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پس ان چیزوں کو چھوٹا سمجھ کر نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے بلکہ ان کے فوائد کو مدنظر رکھ کر ان پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے میں یہ بات محبت الٰہی کے سلسلہ میں بیان کر رہا تھا۔ لیکن اس کے علاوہ دوسرے امور میں بھی یہی قاعدہ چلتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

نماز میں صفیں سیدھی رکھو

اگر تم نماز میں صفیں سیدھی نہیں رکھو گے تو تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اب صفوں کا سیدھا رکھنا بظاہر ایک غیر دینی چیز ہے یا محض نظام کا ایک حصہ ہے خود نماز کے مقصد اور اس کے مغز کے ساتھ اس کا زیادہ تعلق نہیں لیکن باوجود اس کے کہ نماز میں صفیں اپنی ذات میں مقصود نہیں ہوتیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اتنی اہمیت دی کہ فرمایا اگر تم نماز میں صفیں سیدھی نہیں کرو گے تو تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ کیونکہ گو بعض چیزیں اپنی ذات میں مقصود نہیں ہوتیں لیکن ان کا اثر ایسا پڑتا ہے کہ وہ اپنے سے بڑی چیزوں کو بھی اپنی زد میں بہا لے جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے بعض علماء نے اپنے وقت میں قشر پر زیادہ زور دیا تھا لیکن ان سے غلطی یہ ہوئی کہ انہوں نے اس پر اتنا زور دیا کہ مغز جاتا رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ

مغز ہی اصل مقصود ہوتا ہے

اور اگر مغز کو نظر انداز کر دیا جائے تو چھلکا کسی کام کا نہیں ہوتا۔ چنانچہ صوفیاء نے یہ دیکھتے ہوئے کہ علماء اسلام چھلکے پر زیادہ زور دے رہے ہیں مغز پر زور دینا شروع کر دیا مگر یہ بھی ان کی غلطی تھی کیونکہ مغز چھلکے کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایک اخروٹ جس کا چھلکا قائم ہو وہ سال بھر بھی رہ جائے گا اور اس کا مغز محفوظ رہے گا لیکن اگر اس کی گری نکال کر رکھ دو اور چھلکا پھینک دو تو اسے کیڑا لگ جائے گا اور اس کے ٹکڑے بھرنے شروع ہو جائیں گے۔ ایک آم جس پر چھلکا قائم ہو، ہفتہ ہفتہ رہ جائے گا۔ لیکن اگر آم کا چھلکا اتار دو تو اسے انسان شام کو بھی نہیں کھا سکتا وہ خراب بن جائے گا یا نجاست کا رنگ اختیار کرے گا۔ غرض جن لوگوں نے قشر پر زیادہ زور دیا یا اور مغز کو نظر انداز کر دیا۔ انہوں نے بھی غلطی کی ہے حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے کوئی چیز بلاوجہ پیدا نہیں کی جس خدا نے چھلکا بنایا ہے اسی نے مغز بھی بنایا ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے چھلکے اور مغز دونوں کو قیمت بخشی ہے۔

میں نے یہ تمہید اس لئے باندھی ہے کہ میں نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہماری جماعت بعض اوقات چھلکے کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ اور صرف مغز کو مدنظر رکھتی ہے۔ مثلاً نماز میں

صفوں کو سیدھا رکھنا

ہماری جماعت اس طرف توجہ نہیں کرتی یا پھر اذان ہے اس کی تصحیح کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ ایک نقص خلقی ہوتا ہے۔ اس پر اعتراض کرنا جائز نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے جو حبشی تھے۔ اور حبشی لوگ "ش" نہیں بول سکتے۔ حبشیوں کے بعض قبائل "ش" کو "س" کہتے ہیں۔ اس لئے حضرت بلال جب اذان دیتے تو اَشْھَدُ کی بجائے اَسْھَدُ کہہ دیتے۔ لیکن اس نقص کے باوجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مؤذن مقرر کیا ہوا تھا ان کا اشھد کی بجائے اسھد کہنا کسی جہالت یا بناوٹ کی وجہ سے نہیں تھا اور نہ یہ ان کی سستی اور غفلت یا دین سے لاپرواہی کی وجہ سے تھا بلکہ ان کا یہ نقص پیدائشی تھا بعض ممالک کی آب و ہوا کی وجہ سے وہاں کے باشندوں کے گلے ایسے ہوتے ہیں۔ جو "ش" نہیں بول سکتے۔ ایک دفعہ جب بعض لوگ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان

پر ہنسے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال جب اذان دیتا ہے تو بعض لوگ ہنستے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ بلال کی اذان سن کر عرش پر خوش ہوتا ہے۔ آپ نے یہ اسی لئے فرمایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا اشھد کو اسھد کہنا جان بوجھ کر دین سے لاپرواہی اور جہالت کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ خدا تعالیٰ نے ان کا گلا ہی ایسا بنایا تھا۔ اگر کسی لڑائی کے موقعہ پر لوگ بھاگ بھاگ کر میدان جنگ کی طرف جائیں لیکن ایک تندرست آدمی جو دوڑنے میں اول دوم یا سوم رہتا ہے وہ لنگڑا کر چلنا شروع کر دے تو ایسا شخص لعنتی ہوگا۔ لیکن اگر ایک لنگڑا شخص کود کود کر جائے تو اس کا یہ فعل خدا تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوگا وہ اپنی معذوری کی وجہ سے اگر لڑائی میں نہ جاتا تب بھی کوئی حرج نہ تھا لیکن باوجود معذور ہونے کے وہ حفاظت دین کے لئے اپنا کوئی عذر پیش نہیں کرتا۔ پس اس کا یہ فعل خدا تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوگا۔ لیکن جب ایک تندرست آدمی لڑائی کا نعرہ سنتے پر بہت لنگڑا لنگڑا کر چلے تو اس کا یہ فعل خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوگا۔ اس لئے کہ وقت پر اس نے عذر اور بہانے تلاش کرکے لڑائی سے بچنا چاہا۔ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ پنجابیوں کے گلے خدا تعالیٰ نے ایسے بنائے ہیں کہ وہ ہر زبان کو صحیح ادا کر سکتے ہیں اور اگر کوئی نقص ہوتا ہے تو وہ بہت معمولی ہوتا ہے۔ ابھی ایک نوجوان نے اذان دی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے۔ اس نے

اذان دیتے وقت

صلوٰۃ کو صلاۃ اور فلاح کو فلا کہا ہے یہ ایسی غلطیاں نہیں کہ انہیں کوئی پنجابی درست نہ کر سکے یہ بظاہر معمولی بات ہے لیکن معمولی معمولی باتوں کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان بڑھتے بڑھتے یہ کہنے لگ جاتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نے کوئی بیت المقدس کو قبلہ مقرر کیا ہوا ہے اگر مسجد کی بجائے مندر میں جا کر جا بیٹھے تو کیا ہوا۔ اور یہ بہت خطرناک چیز ہے

بہرحال اس چیز کی اصلاح ہو سکتی ہے یہ نہیں کہ پنجابی لوگ ان الفاظ کو ادا نہیں کر سکتے پنجابی انہیں ادا کر سکتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ حکمہ کے ماتحت اگر کسی شخص کو کہہ دیتے ہیں کہ تم اذان دو۔ پہلے اس سے اذان سنتے نہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس میں کیا کیا نقائص ہیں۔ بہرحال جو شخص فلاح کہہ سکتا ہے اور وہ نہیں کہتا یا جو شخص فلاح کہنا سیکھ سکتا ہے لیکن وہ نہیں سیکھتا یا صلوٰۃ کہنا وہ سیکھ سکتا تھا لیکن وہ نہیں سیکھتا۔ دوسرے لفظوں میں وہ یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی بات مانی جائے یا نہ مانی جائے اس میں کوئی حرج نہیں اور

یہ چیز نہایت خطرناک ہے

فلاح کی جگہ فلا کہہ دینا بڑی بات نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ یوں کہو اور ہم کہہ بھی سکتے ہیں لیکن کہتے نہیں مجھے یاد ہے میرے پاس ایک دفعہ ایک نوجوان آیا۔ اور اس نے میرے ساتھ بحث شروع کر دی کہ داڑھیوں میں کیا رکھا ہے۔ بال منڈوا لئے یا نہ منڈوائے اس کا تعلق انہی دماغ کے تنوع اور ذہن کی روشنی کے ساتھ کیا مقصود ہے۔ میں نے اسے کہا بال رکھنے یا نہ رکھنے کا بظاہر محبت الٰہی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بات ماننے یا نہ ماننے کا ضرور اثر پڑتا ہے میں نے کہا میں جانتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کہی ہوئی بات ہے اور اس کا رد کرنا درست نہیں۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ نے ان الفاظ کو ایک خاص زبان میں اتارا ہے تو ضروری ہے کہ ہم انہیں اس زبان میں اور پھر صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ خصوصاً جبکہ ہم انہیں صحیح طور پر ادا بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم انہیں صحیح طور پر ادا نہیں کرتے تو دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہتے ہیں کہ ان باتوں میں کیا رکھا ہے۔ کسی طرح کہہ لیا۔ اور اسی طرح آہستہ آہستہ بڑی بڑی چیزوں کے ترک پر بھی انسان دلیر ہو جاتا ہے۔ پس ایک چھوٹی چیز ہے جو بظاہر یہ ایک چھوٹی چیز ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری چھوٹی چیز نہیں بلکہ بہت بڑی چیز ہے۔

(الفضل ۲۸ ۳/۶۲)

ولادت

مورخہ ۸/۳/۶۲ عید الفطر کے روز اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو چوتھا پوتا عطا فرمایا۔ احباب کرام سے عزیز نومولود کی درازی عمر اور نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے خاکسار صلاح الدین آف شاہدرہ درویش قادیان

درخواست دعا

مکرم عبد المجید صاحب کیرنگ کا بیٹا عبد المنیب صاحب عرصہ سے بیمار ہیں موصوف اپنے بیٹے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض احباب سے ملاقاتیں

از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہے کہ ماہ مارچ کے ابتداء سے لے کر اس وقت تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت صبح کے وقت نسبتاً اچھی رہی۔ اس لئے حضور نے خاص خاص احباب جماعت کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ اور حضور ان سے ذاتی اور جماعتی حالات دریافت فرماتے رہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ چند ایک احباب سے جو گفتگو ہوئی اس کی کسی قدر تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) مکرم ملک صاحب خاں صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کے دوران حضور نے ان کے لڑکے ملک احمد خاں کی تعلیم وغیرہ کے حالات دریافت فرمائے اور عزیز احمد خاں نے جو ایمان افروز جوابات اپنی بچپن کی عمر میں ہی اپنے رشتہ داروں کو دیئے تھے۔ جبکہ انہوں نے باصرار اس کی ملاقات ایک پیر صاحب سے کرانی چاہی تھی۔ ان کو سنکر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی۔ کہ اگر عزیز احمد خان اپنی تعلیمی مصروفیت کی وجہ سے سوائے جمعہ کے کسی اور دن حضور سے ملاقات کے لئے نہیں آسکتا۔ تو بے شک وہ جمعہ کے دن ہی آجائے۔ حضور اسی دن اس کو ملاقات فرمائیں گے۔

(۲) ملک محمد حنیف صاحب ریٹائرڈ مینیجر ڈیزی فارم سے جب ملاقات ہوئی۔ تو حضور نے ان کی مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری سے قرابت کے متعلق دریافت فرمایا۔

(۳) مورخہ ۳/۶۲-۹ کو مکرم رفیع الزمان خان صاحب ملے تو ان سے حضور نے ان کے فرزند مکرم رفیع الزمان خان صاحب کے حالات اور خیر و عافیت دریافت فرمائی جو کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کے داماد ہیں۔

(۴) اسی دن عبدالاحد خان صاحب کابلی درویش قادیان کو شرف ملاقات بخشا اور قادیان کے درویشوں اور بہشتی مقبرہ کی حفاظت اور مقامی ہندوؤں اور سکھوں کے حالات دریافت فرمائے۔

(۵) ۳/۶۲-۱۱ کو مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت سے ملاقات فرمائی اور ان کے برادر مرحوم عبدالحمید صاحب عاجز مدیر انقلاب اور عبدالحمید صاحب کے حالات بھی دریافت فرمائے۔ اور ان ملاقاتوں کا ذکر بھی فرمایا جو ان کے والد مرحوم مکرم منشی محمد تاجدین صاحب سے بعض تحریکات کے سلسلہ میں ہوا کرتی تھیں۔ جبکہ حضور لاہور تشریف لے جایا کرتے تھے۔

(۶) ۳/۶۲-۱۱ کو سردار بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کراچی کو اور چوہدری منور احمد صاحب جو مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے صاحبزادے ہیں کو شرف ملاقات بخشا۔ مکرم سردار صاحب سے ان کے والد صاحب مرحوم کرم الٰہی صاحب مرحوم امیر جماعت پٹیالہ کے بعض واقعات کا تذکرہ فرمایا۔ اور منور احمد صاحب سے جو اب مسقط جا رہے تھے ان کے ننھیال کا ذکر فرماتے رہے اور مسقط میں جماعت احمدیہ کے قیام کے متعلق اظہار خیال فرماتے رہے۔

(۷) خان منیر الحق خان صاحب بیرون پاکستان جا رہے تھے۔ ان کو شرف ملاقات بخشا اور ان کے وطن فیض اللہ چک کے احباب اور کوئٹہ کے احباب کے حالات معلوم کرتے رہے۔

(۸) اسی دن مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی سے ملاقات فرمائی۔ جو قادیان سے تشریف لائے تھے اور قادیان کے احمدیوں کے ہندو سکھوں سے تعلقات کے متعلق اور لالہ ملاوا مل صاحب کے بچوں کے حالات دریافت فرمائے اور قادیان میں گزشتہ عیدالفطر کی تقریب کے حالات پوچھے۔ جو اس دفعہ بھارت کے بعض سرکاری افسران کی شمولیت کی وجہ سے زیادہ بارونق اور مفید رہی۔

(۹) ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا حال لاہور بھی حضور سے ملاقات کے لئے آئے وہ حج بیت اللہ اور اسلامی اور مغربی ممالک میں اپنے خرچ پر تبلیغی دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ ان سے ان کی ایک خواب سنی۔ اور دعا فرمائی۔

(۱۰) مورخہ ۳/۶۲-۱۹ کو میجر عبدالحمید صاحب اور ملک غلام نبی صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے پاکستان سے باہر جا رہے تھے۔ ان کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرف ملاقات سے نوازا۔

الغرض یہ ساری ملاقاتیں بشاشت اور سکون کی حالت میں اختتام پذیر ہوئیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ دن جلد لائے کہ حضور پوری صحت کے ساتھ حسب سابق ہمیں اپنی ہدایات سے نوازیں۔

آمین یا رب العالمین

(الفضل ۳/۶۲-۱۸)

ربوہ میں تینتالیسویں مجلس مشاورت کا

(بقیہ صفحہ ۲)

شکست دینے کے لئے زبردست جدوجہد فرمائی اس تمام جدوجہد اور انتہائی سرگرمی کے باوجود بھی فرمایا کہ میرے پاس دعا کے سوا کوئی ہتھیار نہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ کامیابی کا اصل ذریعہ دعا ہی ہے روحانی جماعتیں دعا کے ذریعہ ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہوا کرتی ہیں۔ اس طرح اجتماعی دعا ہوئی بعد ازاں سب کمیٹی نظارت علیا و نظارت تعلیم کی بقیہ رپورٹ زیر غور آئی

ربوہ میں واٹر سپلائی کا معاملہ ایجنڈے کی ایک تجویز

میں ربوہ میں واٹر سپلائی کے معاملے کو زیر غور لانے کے لئے کہا گیا تھا اس بارہ میں سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے پر دوران اجلاس معلوم ہوا کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے ایک سکیم گورنمنٹ کو جا چکی ہے اس پر نمائندگان شوریٰ نے باتفاق رائے یہ سفارش کی کہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو تحریک کی جائے کہ وہ اس سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد توجہ کرے اور صدر انجمن احمدیہ خود بھی اس معاملہ میں دلچسپی لے تاکہ پانی کی خرابی کی وجہ سے باشندگان ربوہ کی صحتوں پر جو خراب اثر پڑ رہا ہے وہ دور ہو اس اجلاس میں دیگر جماعتی امور پر غور کرتے وقت رشتہ ناطہ کی مشکلات اور ان کے حل پر بھی غور کیا گیا اور بعض سفارشات پیش کی گئیں۔ اس طرح پونے سات بجے شام تیسرا اجلاس برخواست ہوا۔

چوتھا اجلاس ۳/۶۲-۲۵

مجلس شوریٰ کا چوتھا اور آخری اجلاس ۸½ بجے صبح بعد دعا شروع ہوا جس میں سب کمیٹی بیت المال کی رپورٹ پیش ہوئی۔ اور انجمن کے بجٹ کی منظوری دی گئی۔ اسی ضمن میں ایجنڈے میں درج شدہ ایک تجویز کے تحت تعیین عمر بلوغت برائے وصیت کیلئے مقرر کردہ کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ اور پھر اس پر نمائندگان کو اظہار خیالات کا موقعہ دیا گیا۔ اور بالآخر نمائندگان کے مشورہ سے وصیت کے متعلق تعیین عمر بلوغت کے سلسلے میں مندرجہ ذیل فیصلہ کیا گیا:۔

وصیت کرنے کی عمر کے متعلق وہی طریق مناسب ہے جو اس وقت رائج ہے یعنی ۱۸ سال کی عمر سے قبل بھی وصیت کی جا سکتی ہے لیکن کم از کم ۱۵ سال کی عمر ہونی ضروری ہے جو شرعی بلوغت کی عمومی عمر ہے ایسی صورت میں ۱۸ سال کا ہو جانے پر وصیت کی تجدید کرنی ضروری ہوگی تاکہ وصیت کو قانونی حیثیت حاصل ہو جائے اگر کسی ملک میں بلوغت کی عمر ۱۸ سال سے کم یا زیادہ مقرر ہو تو تجدید اس کے مطابق ہوگی

اسی سلسلہ میں صدر محترم مدظلہ العالی نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

" درحقیقت اس زمانہ میں دین کے دو ہی بڑے ستون ہیں ایک دینی خدمت کیلئے مالی قربانی اور دوسرے ذاتی نیکی اور تقویٰ و طہارت یہ دونوں ستون ہی نظام وصیت کی گویا بنیاد کا رنگ رکھتے ہیں اور وصیت کرنیوالے احباب کو ان دونوں پہلوؤں کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیئے اسی طرح جماعتوں کے عہدیداروں کا بھی فرض ہے کہ وہ موصیوں کا جائزہ لیتے رہا کریں کہ آیا موصیوں کی عملی زندگی میں یہ دونوں پہلو موجود ہیں درحقیقت ہر سچے احمدی کا فرض ہے کہ وہ جہاں مالی قربانی میں باقاعدگی سے حصہ لے وہاں ذاتی زندگی کے اعمال و کردار میں بھی نیکی اور تقویٰ کا نمونہ دکھلائے اس کے بغیر کوئی جماعت ترقی نہیں کر سکتی"۔

حضرت اقدس کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

اس کے بعد حضرت صدر محترم کی ہدایت پر مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کی موجودہ حالت اور علاج معالجہ کے متعلق ایک تفصیلی رپورٹ بیان کی جس کے آخر میں آپ نے اس امر پر زور دیا کہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے ابھی بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ احباب خود بھی دعا کریں اور اپنی اپنی جماعت میں بھی جا کر التزام اور سوز و گداز کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائیں۔

اس موقعہ پر حضرت صدر محترم مدظلہ العالی نے بھی احباب جماعت کو حضور انور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ میرے پاس تو صرف دعا کا ہی ہتھیار ہے اس کے سوا اور کوئی ہتھیار نہیں ہے ایک ایسا وجود جس کی زندگی کا ہر ہر لمحہ خدمت دین کے لئے عملی جدوجہد میں گذارا ہو اس کے منہ سے ان الفاظ کا نکلنا دعا کی اہمیت اور عظمت کو واضح کر دیتا ہے حقیقت یہ ہے کہ روحانی جماعتوں کے لئے خدا تعالیٰ کا سہارا ہی سب سے بڑا سہارا ہوتا ہے۔ یہی کامیابی کی حقیقی کنجی ہے۔ پس دوست دعا کریں دعا کریں اور پھر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرمائے

(آمین)

حضرت مسیح علیہ السلام کی نامعلوم زندگی صحائف قمران میں

"آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۱۱۰ چوبرجی پارک لاہور

آج سے ۷۰ سال قبل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی "یکسر الصلیب" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس پیشگوئی میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائینگے جن کے ذریعہ صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی استدلالی رنگ میں دنیا میں ظاہر ہونگے۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۶۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد سے قبل اور اس کے بعد سینکڑوں شواہد مل چکے ہیں جن سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح ناصری خدا نہیں تھے بلکہ ایک بشر رسول تھے۔ وہ کفارہ کے لئے صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ اتار لئے گئے۔ آپ نے سنت انبیاء کے مطابق اپنے وطن سے ہجرت کی اور بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل تک جو کہ مشرق میں آباد تھے آسمانی بادشاہت کے پیغام کو پہنچایا۔

عصر حاضر میں کسر صلیب کی ایک بڑی شہادت اصحاب کہف کے صحائف کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ یہ صحیفے آج سے پندرہ سال قبل بحیرۂ مردار کے شمال مغرب میں وادی قمران کے غاروں سے برآمد ہوئے۔ یہ نوشتے جو کہ یروشلم سے ۱۶ میل مشرق میں پائے گئے۔ Dead Sea Scrolls یعنی صحائف بحیرمیت کے نام سے دنیا میں مشہور ہیں۔ پہلی صدی قبل مسیح اور قرن اول کے ایسینی یہودیوں کی لائبریری کا سرمایہ ہیں۔ ایسینی فرقہ کے یہودی چونکہ عیسائیت میں پورے طور پر جذب ہو گئے اس لئے محققین کا ایک نظریہ یہ ہے کہ ان نوشتوں میں عیسائی لٹریچر بھی شامل ہے۔ کہف چہارم سے یسوع کے زبوروں کے نام سے جو عبرانی نظموں کا انکشاف ہوا ان سے بھی ظاہر ہے کہ یہ دعوے بے حقیقت نہیں بلکہ مبنی بر صداقت ہے۔ وادی قمران کے غاروں سے جو صحیفے دستیاب ہوئے ہیں۔ ان میں ایک صادق استاد اور فرستادۂ خدا کا بار بار ذکر ہے جسے مسیح کے لقب سے یاد کیا گیا۔ جو کہ یہودیوں کی طرف مبعوث ہوا۔ یروشلم کے علماء یہود اور سربرآوردہ کاہن اس کے دشمن اور خون کے پیاسے تھے۔ اسے گرفتار کر کے مارا پیٹا گیا۔ اور ایک غلط فیصلہ کی بناء پر اسے چڑھا دیا گیا۔ لیکن اللہ تعالے نے اس صادق انسان اور راستباز نبی کی دعاؤں اور مضطربانہ فریاد کو سنا۔ اور اسے موت کے منہ سے بچا لیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے وطن کو خیرباد کہا اور یہودیوں کے علاقوں میں اللہ تعالے کا کلمہ بلند کرنے کے لئے ہجرت کر گیا۔

یہ فرستادۂ خدا تعالے جو کہ صحائف قمران کی جان ہے۔ اور جماعت قمران کا آقا۔ کون شخص ہے؟ محققین اس بارہ میں مختلف نظریات رکھتے ہیں ایک مشہور نظریہ یہ ہے۔ کہ یہ شخص مسیح ناصری ہیں اور یوں وادی قمران کے صحیفوں میں آپ کی نامعلوم زندگی ہمیں مل جاتی ہے بعض محقق یہ سمجھتے ہیں کہ یہ فرستادہ پہلی صدی قبل مسیح کی کوئی شخصیت ہے۔ چونکہ حضرت مسیح نے بھی جامعۂ قمران میں تعلیم و تربیت پائی۔ آپ نے جماعت قمران کے اس آقا کی زندگی کے قالب میں اپنی سیرت کو ڈھالا۔ اس لئے جماعت قمران کے استاد اور حضرت مسیح ناصری کے واقعات زندگی اور تعلیمات میں شدید مشابہت ہے یہ بحث مغرب میں زوروں پر تھی کہ صادق استاد کون شخص ہے؟ حضرت مسیح ناصری سے پہلے کی کوئی شخصیت خود آپ یا حضرت یحییٰ علیہ السلام کہ اسی دوران میں ایک غار سے سب سے بڑی لائبریری کا انکشاف ہوا صحیفوں کے سینکڑوں قطعات اس غار میں مدفون تھے۔ ان میں یسوع کے زبور کے عنوان سے عبرانی نظمیں دستیاب ہوئیں۔ یہ نظمیں ابھی شائع نہیں ہوئیں۔ لیکن اس عنوان سے ظاہر ہے کہ جماعت قمران کا آقا یسوع مسیح کے سوا اور کوئی نہیں۔ کیمرج کے ڈاکٹر جے ایل ٹیچر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نظمیں یسوع نے لکھی ہیں۔ ...... اور حضرت مسیح کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ ان کے نزدیک صادق استاد سے مراد حضرت مسیح ناصری ہیں۔

چونکہ صحائف قمران میں تثلیث کفارہ اور دوسرے عیسائی عقائد کا نام و نشان نہیں ملتا۔ اس لئے محققین اس انکشاف کو ڈارون کے نظریہ ارتقاء کے بعد عیسائیت کے لئے سب سے بڑا چیلنج سمجھتے ہیں ان صحائف سے ظاہر ہے کہ یہ لوگ توحید کے دلدادہ اور اپنے آپ کو فرستادۂ خدا اور ایک بشر رسول سمجھتے تھے ان کے مشرک حاکم اور خود اپنی قوم کے لوگ اُن کے خون کے پیاسے تھے۔ یہ لوگ ہر ظلم و ستم برداشت کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے توحید کو نہ چھوڑا اپنے آقا کے دامن سے وابستہ رہے اور خدا تعالے کا کلمہ بلند کرتے رہے۔

صحائف قمران کے اس مختصر بیان کے بعد مجھے ایک نئی کتاب کا تعارف کرانا ہے۔ اس کتاب سے ظاہر ہے کہ یورپ و امریکہ میں توحید کی نسیم صبا چلنے کو ہے اور سعید طبائع مشام جان کو معطر کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہیں۔

امریکہ کے ایک فاضل پادری جو کہ مشہور مذہبی لیڈر اور سکالر ہیں۔ ریورنڈ ڈاکٹر چارلس فرانسیس پوٹر کے نام سے موسوم ہیں۔ آپ نے کئی ایک ڈگریاں حاصل کیں ڈاکٹر آف لٹریچر بھی ہیں۔ آپ نے ایک کتاب بحر میت کے صحائف کے انکشاف پر لکھی ہے جس کا نام حضرت مسیح کی زندگی کے نامعلوم گوشوں کا انکشاف (The Lost years of Jesus Revealed) ہے۔ یہ کتاب امریکہ کے مشہور اشاعتی ادارہ گولڈ میڈل بک کمپنی نے شائع کی ہے۔ اس کتاب میں صاحب موصوف نے ثابت کیا ہے کہ جیسے جیسے صحائف قمران اشاعت پذیر ہو رہے ہیں۔ کلیسیائی عقائد کی بطالت دنیا پر منکشف ہو رہی ہے آپ نے باوجود عیسائی ہونے کے ایک ہویداِ حق کا فرض سرانجام دیا ہے آپ نے ثابت کیا ہے کہ تثلیث کفارہ اور الوہیت مسیح کے عقائد حقیقی عیسائیت کا حصہ نہیں ہیں۔ بلکہ کلیسیائی عقائد ہیں جو کہ بعد میں انجیل میں داخل کئے گئے اور عیسائی دین کی بنیاد ان پر رکھ دی گئی۔

اس کتاب کا چودھواں باب نہایت شاندار ہے۔ اس کتاب میں آپ نے لگی لپٹی رکھے بغیر صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ بحر میت کے صحائف پکار پکار کر ہمیں بتا رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح جن لوگوں میں پروان چڑھے۔ جس جامعہ میں آپ نے تعلیم حاصل کی۔ جن مقدسین کی زندگی آپ کے لئے لائحہ عمل تھی۔ وہ لوگ سچے موحد تورات پر عامل اور شرک سے بیزار تھے۔ اس زمانہ کے مقدس صحیفے جو کہ صحائف بحر میت میں شامل ہیں۔ توحید کے مینار نور تھے۔ یہ صحیفے بعد میں کلیسیا نے مقدس لٹریچر کی فہرست سے خارج کر دیئے۔ صحائف بحر میت کی رُو سے حضرت مسیح خدا نہیں تھے۔ بلکہ ایک بشر رسول تھے۔ تثلیث الوہیت اور کفارۃ المسیح کے عقائد بعد کی پیداوار ہیں۔ حضرت مسیح کی تعلیمات سے ان عقائد کو دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ آپ نے جماعت قمران کے فرستادہ نبی کا بھی ذکر کیا ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ محققین کا خیال ہے کہ یہ شخص قبل مسیح کی کوئی عظیم شخصیت ہے۔ جو کہ حضرت مسیح کے لئے نمونہ اور لائحہ عمل تھی۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ صادق اُستاد سے مراد خود حضرت مسیح ہیں۔ بہرکیف جیسے جیسے تحقیقات کے گوشے کھل رہے ہیں اور بیش بہا قطعات و اوراق پڑھے جا رہے ہیں یہ امر مبرہن طور پر سامنے آرہا ہے کہ وہ عجیب و غریب اور حیرت انگیز شخصیت جس کا نام صادق اُستاد ہے۔ وہ زیادہ تر ایک بشر رسول یسوع ناصری کے مشابہ ہے۔ نہ کہ اس روائتی یسوع کے جسے الوہیت کا اقنوم ثانی تسلیم کیا جاتا ہے (صفحہ ۱۲۱)

پادری صاحب موصوف نے اس کتاب میں ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح کی بارہ سال سے لیکر تیس سال تک کی زندگی دنیا کی آنکھوں سے اوجھل ہے۔ اس عرصہ میں آپ جماعت قمران کے جامعہ میں تعلیم و تربیت کے مراحل طے کر رہے تھے۔ آپ کی تعلیمات خصوصاً پہاڑی وعظ صحائف قمران کے بالکل مطابق ہے۔ صحائف قمران میں ایسے صحیفے بھی شامل ہیں جو کہ ابتدائی عیسائیوں کے نزدیک مقدس خیال کئے جاتے تھے لیکن چرچ نے ان صحائف کو رد کر دیا۔ کیونکہ ان سے کلیسیائی عقائد کی تائید کی بجائے تردید ہوتی تھی۔

صاحب موصوف نے اس کتاب میں نہایت جرأت عظیم حوصلہ اور کمال شجاعت سے حق بات کا اعلان کیا ہے۔ یہ کتاب قابل دید ہے۔ ایک اقتباس درج کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ لکھتے ہیں۔

"یہ امر نظر انداز نہ کیجئے۔ کہ اس کرۂ ارض پر بسنے والے انسانوں کا تہائی حصہ ایسا ہے جو کہ باوجود اس

سو سال کی عیسائی مشنریوں کی سرتوڑ کوشش کے یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ حضرت مسیح خدا تھے دوسرے مذاہب کے پیروکار مثلاً کنفیوشس اور بدھ کے ماننے والے حضرت مسیح کو عظیم معلم اور رسول تصور کرتے ہیں ایک بشر نہ کہ خدا۔ مسلمانوں کو جب ہم محمڈن کہتے ہیں تو وہ برا مناتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ مسلمان خود کو توحید کا دلدادہ سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم محمدؐ کے پرستار نہیں بلکہ یہود کی طرح ایک خدا کے ماننے والے ہیں ہم موسےؑ اور مسیحؑ کی عزت کرتے اور انہیں نبی سمجھتے ہیں۔ ہم محمدؐ (مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) کو سب سے بڑا نبی سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم ان کی پرستش نہیں کرسکتے۔ ہم خدائے واحد "اللہ" کے پرستار ہیں۔ اسی طرح دنیا میں لکھوکھہا حقیقی عزت کے قابل لوگ موجود ہیں۔ جن میں سائنسدان فلاسفر۔ مفکر۔ معلمین اور دوسرے پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہیں جو کہ دنیا سے عیسائیت میں رہتے ہیں لیکن ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح خدا نہیں تھے . . . . . تاہم عیسائیوں کی اپنی مردم شماری کے مطابق اس کرۂ ارض کی آبادی کا تیسرا حصہ یعنی تقریباً چھ کروڑ عیسائی ایسے ہیں جو کہ بپتسمہ یافتہ ہوتے ہیں اور ان کا ننانوے فیصد حصہ یہ سمجھتا ہے کہ حضرت مسیح خدائے مجسم ہیں . . . . . . لیکن ان لوگوں میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو کہ عیسائی معتقدات پر مطمئن نہیں ان کے دلوں میں بھی عقلی تحریک اور شبہات کی چنگاریاں سلگ رہی ہیں۔ اور اب یہ چنگاریاں قمران کے نادر مخطوطات کے باعث یہ دبی دبی چنگاریاں شعلوں میں تبدیل ہو چکی ہیں۔"

(صفحہ ۱۲۳۔ ۱۲۴ تلخیص)

آخر میں لکھتے ہیں:-

"ہم کافی مواد پیش کر چکے ہیں جو کہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ صحیفے دراصل اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک انعام ہے جو کہ اس دور میں دلچسپی لینے والوں کو ملا ہے۔ ہر طومار جو ملتا ہے یہ بتاتا ہے کہ حضرت مسیح جیسا کہ انہوں نے خود کہا "ابن آدم" تھا نہ کہ اقنوم ثانی

اور یہ انتظر جب کہ ان کے بعد کے پیرو کار ردھی ہیں" ص ۱۲۷

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنے والے انقلاب روحانی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کتنا سچ فرمایا تھا کہ

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار
آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

(الفضل ۳۰ مئی)

حضرت بابا نانک رح کی سیرت پر تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

مرشد دلی میں مقیم ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ اپنا عقیدہ بلاخوف و تردید اور جرأت کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں نیز ہمارے گورو صاحب عنقریب قادیان پہنچ رہے ہیں۔ خاکسار نے عرض کیا کہ سکھ دھرم میں تو گورو گوبند سنگھ صاحب کے بعد انسانی وجود میں کوئی گورو تسلیم نہیں کیا گیا۔ بلکہ گورو کا لفظ گرنتھ صاحب کی طرف ہی منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ سن کر ہمارے قادیانی دوست چونک پڑے اور فرمایا کہ سکھ حضرات کا یہ نظریہ درست نہ تھا بغیر گورو کے خدا نہیں مل سکتا۔ یہ فیصلہ ہے اور اب وقت آرہا ہے کہ سچائی کی فتح ہو۔ . . . . کچھ دیر سوچنے کے بعد ہمارے قادیانی دوست بولے کہ آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ گورو گوبند سنگھ صاحب کے بعد گورو گرنتھ صاحب ہی سکھوں کے گورو ہیں۔

خاکسار نے جواباً عرض کیا کہ اس بارے میں تو کوئی ثبوت نہیں ہے۔ البتہ سکھ مذہب کے پیرو اس کا دعوےٰ اور ثبوت پیش کرتے ہیں اور اپنا عقیدہ اور عمل اس کے مطابق رکھتے ہیں۔ اس پر ہمارے قادیانی سکھ دوست نے ایک قہقہہ لگایا اور فرمایا کہ یہ درست ہے لیکن اب ان سکھ دوستوں کے پاس بجز اس کا کوئی ثبوت نہیں رہا۔

احقر نے عرض کیا کہ اگر آپ کی یہ بات ثابت ہو جائے تو ہمارے لئے بڑی خوشی کی بات ہے۔ کیونکہ ہم لوگ تو حضرت گورو نانک کے اس قول کو درست یقین کرتے ہیں کہ

"ٹھاکر ہمرا سدا بلنتا"

یعنی ہمارا خدا ہمیشہ اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور آپ تو جانتے ہی ہیں کہ ہم لوگ حضرت گورو نانک جی کی زبردست پیشگوئی کے مطابق پرگنہ بٹالہ کا گورو حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں یہ جانتا ہوں۔ اس کے بعد فریقین نے اپنی اپنی منزل کی راہ لی۔

ایک سو برس حقیقت یہ ہے کہ حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ نے ایک نہایت واضح پیشگوئی کی ہوئی ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ

"جناب مردانے نے پوچھا کہ گورو صاحب کوئی کبیر بھگت سے بڑا اور بھی گورو ہوگا۔ اگر ہوگا تو کہاں اور کب ہوگا تو گورو صاحب نے فرمایا کہ آنے والا گورو ہم سے سو برس بعد آئے گا۔ اور وہ زمیندار ہوگا اور بٹالہ کی تحصیل میں آئے گا۔"

(جنم ساکھی بھائی بالا والی وڈی ساکھی ص ۱۵۱ مطبوعہ مفید عام پریس لاہور)

گورو صاحب کے "سو برس بعد" کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے سلسلہ کے ایک سو برس بعد ہوگا۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ سکھ صاحبان کے مسلم عقیدہ کی رو سے حضرت بابا گورو نانک صاحب سے لے کر سری گورو گوبند سنگھ جی تک ایک ہی سلسلہ ہے۔ سب سے آخری گورو گوبند سنگھ صاحب ہیں۔ جن کے بعد پھر سکھوں میں سے کسی کو گوریائی نہیں ملی اور نہ ہی کسی نے گورو بننے کا آج تک دعوےٰ کیا ہے بلکہ بقول سکھ صاحبان گورو گوبند سنگھ سے جب پوچھا گیا کہ اب آپ کے بعد کون گورو ہوگا؟ تو آپ نے سنایا کہ

"ہمارے بعد تمہارے گورو یہ گرنتھ صاحب ہوں گے۔"

(تواریخ گورو خالصہ ص ۲۲۴)

سکھ صاحبان بھی یہی مانتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

"اس میں کچھ شک نہیں کہ خالصہ مذہب کی بنیاد تو گورو بابا نانک صاحب نے ڈالی۔ مگر اس کو وجود میں لاکر دنیا پر ظاہر کرنے والے گورو گوبند سنگھ صاحب ہوئے۔ انہوں نے تو صرف زبان سے کہا تھا مگر انہوں نے کر دکھایا۔"

(تواریخ خالصہ ص ۱۹۴)

تواریخ گورو خالصہ سے ثابت ہے کہ گورو گوبند سنگھ کی وفات کاتک سمت ۱۷۶۵ میں ہوئی۔ اس لحاظ سے سمت ۱۷۶۵ کے ٹھیک سو سال بعد سمت ۱۸۶۶ کے بعد آنے والا گورو آئے گا۔ اور گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس کی تائید موجود ہے

"آون اٹھترے جاون ستانوے
اک ہور بھی اٹھسی مرد کا چیلا"

(تلنگ محلہ ص ۱۳۷)

یعنی ایک مرد (محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) کا شاگرد اس وقت اٹھے گا جب سمت ۱۸۷۸ آئے گی۔ اور سمت ۱۸۹۷ گذرے گی یعنی ان دونوں تاریخوں کے درمیان مرد کا چیلا کھڑا ہوگا۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سمت ۱۸۹۱ بکرمی یکم پھاگن کو پرگنہ بٹالہ یعنی قادیان میں پیدا ہوئے۔ اور آج تمام روئے زمین پر آپ کے ماننے والے موجود ہیں۔ اور آپ کے لائے ہوئے نور کو پھیلا رہے ہیں۔ بہرحال یہ ایک خوش کن صورت حال ہے کہ سکھ دوستوں میں ایک کامل گورو کی تلاش و جستجو پائی جاری ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ یہ بہادر قوم اس زمانہ کے کامل گورو کو پہچان کر نئی زندگی پائے۔ کیونکہ قادیان کی مقدس سرزمین سے آواز بلند ہو چکی ہے کہ

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

درخواستہائے دعا

۱۔ ربوہ میں میری بیوی سخت بیمار ہے اس کے پیٹ میں ورم ہے بتلایا گیا ہے کہ لاہور میں اپریشن کے ساتھ اس کا علاج ممکن ہے جس کی وجہ سے تشویش ہے احباب صحت عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار حاجی محمد دین درویش قادیان

۲۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی بچی عزیزہ ناصرہ بیگم بعارضہ بخار بیمار ہے کئی روز سے بخار بالکل نہیں اترتا ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے موصوف بہت پریشان ہیں۔ احباب کرام عزیزہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

۳۔ میں ایک غیر احمدی ہوں میرا ایک لڑکا محمد یونس نام آج قریب ایک سال سے بعارضہ [illegible] سخت بیمار ہے مردہ کی طرح بستر پر پڑا رہتا ہے ہاتھ پیر سب شل ہو گئے ہیں چلنے کی طاقت نہیں زبان بند ہو گئی ہے بات چیت بھی نہیں کر سکتا ہر وقت بستر پر پڑا روتا رہتا ہے آج ایک سال سے اس بچے کیلئے ہم لوگ بہت پریشان ہیں احمدی بزرگوں و احباب سے التجا ہے کہ میرے اس لڑکے کی کامل شفایابی کے لئے سوز دل کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد از جلد شفا بخشے آمین۔ خاکسار دولت خاں چودہ کلاش (اڑیسہ)

۴۔ خاکسار نے امسال ایف۔ اے کا امتحان دیا ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے عرض ہے کہ میری امتحان میں کامیابی اور روزگار کے مل جانے کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

خاکسار ولی محمد ڈار از سنوہ براری کشمیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کا علم کلام

تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس۔ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۱ء

(۵)

عقیدۂ وفات مسیح کی مقبولیت اور علماء زمانہ کا اعتراف

اغلاق شان ملاحظہ ہو کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے حیات و وفات مسیح ناصری کے بارہ میں جس علم کلام کو پیش کیا اور جس کی مخالفت میں علماء نے رات دن ایک کر دیا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ بالآخر حالات اور زمانہ نے علماء کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اس عقیدہ کو تسلیم کریں جسے کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے قرآن مجید، احادیث نبویہ، بائیبل اور دلائل عقلیہ کی روشنی میں پیش کیا تھا۔ چنانچہ

(۱) استاد محمود شلتوت پروفیسر جامع ازہر و مفتی مصر نے صاف اور واضح الفاظ میں ۱۹۴۲ء میں مندرجہ ذیل فتویٰ دیا۔ جو قاہرہ مصر کے مشہور ہفت وار اخبار "الرسالۃ" میں شائع ہو چکا ہے کہ

(۱) "قرآن مجید اور سنت مطہرہ میں کوئی ایسی سند نہیں جس سے یہ درست قرار پاتا اور دل مطمئن ہو جاتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم سمیت آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں۔ اور یہ کہ وہ اب تک وہاں زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں وہاں سے زمین پر اتریں گے

(۲) حضرت عیسیٰ کے بارہ میں قرآنی آیات یہ بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح سے وعدہ فرمایا تھا کہ ان کو وفات دے گا بعد ان کا رفع کرے گا۔ اور انہیں کافروں کے شر سے بچائے گا۔ اور یہ وعدہ یقیناً پورا ہو چکا ہے۔ حضرت عیسیٰ کے دشمن انہیں قتل نہ کر سکے نہ صلیب پر مار سکے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدت حیات کو پورا کر کے انہیں وفات دی اور ان کا رفع فرمایا۔"

(الرسالہ جلد ۱۰ نمبر ۴۶۲ مورخہ ۱۱ رمئی ۱۹۴۲ء)

۲۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ سابق وزیر تعلیم حکومت ہند نے ایک استفتاء کے جواب میں فرمایا کہ

"وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے"۔ (ملفوظات آزاد صفحہ ۱۳۰)

۳۔ شاعر مشرق علامہ سر محمد اقبال مرحوم کا ایک بیان ۱۹۳۵ء میں جبکہ جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی ایجی ٹیشن زوروں پر تھی ان کے آرگن "مجاہد" میں شائع ہوا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ

"جہاں تک میں اس تحریک کا مطلب سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے کہ مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک فانی انسان کی مانند جام مرگ نوش فرما چکے ہیں۔ نیز یہ کہ ان کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے ان کا ایک مثیل پیدا ہوگا۔ کسی حد تک معقولیت کا پہلو لئے ہوئے تھے"۔

(مجاہد ۱۳ر فروری ۱۹۳۵ء)

۴۔ جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی نے حیات مسیح کے شدید حامی ہیں۔ دبی زبان سے اقرار کیا۔ کہ

"بیں رفع جسمانی یہ ہے کہ رفع جسمانی کی تصریح سے بھی اجتناب کیا جائے اور موت کی تصریح سے بھی۔ بلکہ اسے مجمل ہی چھوڑ دینا چاہیئے جس طرح خدا نے مجمل چھوڑا ہے"۔

(تفہیم القرآن زیر تفسیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ)

۵۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جنہوں نے بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی زندگی میں بھی اور آپ کی وفات کے بعد بھی تقریر و تحریر کے ذریعہ آپ کا مقابلہ کیا۔ غازی محمود دھرمپال کے اعتراض کہ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اُڑ جانے سے خدا محدود المکان ثابت ہوتا ہے کا جواب دیتے ہوئے اپنی کتاب "ترک اسلام" میں مسیح کے "رفع الی السماء" کے عقیدہ سے انحراف کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

"حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ محفوظ جگہ جا پہنچے۔ اس سے بھی خدا محدود المکان ہونا کیونکر لازم آیا"۔

(ترک اسلام صفحہ ۴۹)

وفات مسیح کا عیسائیوں پر اثر

عقیدۂ وفات مسیح ناصری کا عیسائیوں پر کیا اثر ہوا۔ اس بارہ میں مسلمانوں کے مسلّم قابل احترام عالم مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی یہ تحریر ملاحظہ فرمایئے آپ فرماتے ہیں:۔

"اسی زمانہ میں پادری۔ نصرانی پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں نے روپے کی بہت بڑی مدد کی اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ اسلام کی سیرت و احکام پر جو اس کا حملہ ہوا وہ تو ناکام ثابت ہوا۔ کیونکہ احکام اسلام اور سیرت رسول اور احکام انبیاء بنی اسرائیل اور ان کی سیرت جن پر ان کا ایمان تھا۔ یکساں تھے۔ ... مگر حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ثابت ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور پادری اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو چکے ہیں۔ اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے نصرانی کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی"۔

(دیباچہ تفسیر القرآن۔ از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی صفحہ ۳۰)

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی مندرجہ بالا تحریر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے علم کلام کی شاندار فتح اور حدیث نبوی "یکسر الصلیب" کے پورا ہونے کا ایک روشن ثبوت ہے کیونکہ ایک زمانہ تھا کہ مسلمان آگے آگے تھے اور عیسائی ان کے پیچھے تھا۔ پھر بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت آپ کے علم کلام اور خدائی تائید و نصرت کے نتیجہ میں ایسا انقلاب آیا کہ عیسائی آگے آگے ہیں مسلمان ان کے پیچھے پیچھے ہیں۔ اور ان کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا ہے اور وہ اس میدان میں حیران و پریشان ہو کر اناجیل میں تحریف پر تحریف کرتے چلے جا رہے ہیں

اناجیل میں تحریف

اناجیل اربعہ میں سے متی اور یوحنا کی انجیل میں تو مسیح کے آسمان پر جانے کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ ہاں البتہ انجیل مرقس اور لوقا کے آخری ابواب پر بنیاد رکھتے ہوئے عیسائی دنیا اس عقیدہ پر قائم تھی کہ مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے۔ سن ۱۶۱۱ء کے Authorised Edition (مصدقہ ایڈیشن) میں سب بیانات شامل ہیں۔ مگر ۱۸۸۱ء کے Revised Version میں مرقس اور لوقا کی آیات کے حاشیہ میں یہ نوٹ دیا گیا تھا کہ بعض بہترین اور مستند نسخوں میں مسیح کے آسمان پر جانے والے بیانات نہیں ملتے۔ لیکن اب سن ۱۹۴۶ء میں Revised Standard Version میں سب آیات جن میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر تھا متن سے خارج کر دی گئی ہیں اور حاشیہ میں نوٹ دیا گیا ہے کہ کچھ نسخوں میں یہ آیات بھی شامل ہیں۔ گویا اب عہد نامہ جدید کے نئے مصدقہ ترجمہ والی اناجیل اربعہ کے متن میں ایک بھی آیت ایسی نہیں۔ جس سے مسیح کا آسمان پر جانا ثابت ہو۔ جب آسمان پر جانا ہی ثابت نہیں تو ان کے نزول کا عقیدہ اور پھر ان کا انتظار بالکل ہی عبث اور بے فائدہ ہے۔

"کسر صلیب" کا شاہکار مسیح ہندوستان میں

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے "مسیح ہندوستان میں" ایک کتاب تصنیف فرمائی جس میں اناجیل اور تواریخ کے دلائل و حوالہ جات سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ صلیب سے زندہ [illegible] گئے تھے۔ اور پھر وہ فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر پہنچ کر بالآخر ۱۲۰ سال کی عمر میں سری نگر میں وفات پا کر مدفون ہوئے۔ حضرت یسوع مسیح ناصری کا [illegible] اور کفارہ کا محل جن بنیادوں پر قائم تھا وہ [illegible] بالا علمی اور تاریخی حقائق سے منہدم ہو گیا اور آج کے دن بانی سلسلہ احمدیہ کے پیش کردہ نظریہ اور علم کلام کی عیسائی محققین کی تحقیق [illegible] کے انکشافات اور آثار قدیمہ کے برآمد ہونے سے تائید ہو رہی ہے جس کی وجہ سے عیسائی دنیا اب مجبور ہے کہ وہ اپنے باطل عقائد کو خیرباد کہے اور مسیح محمدی کے غلام احمدیت [illegible] کریں۔ عیسائی دنیا میں ایک تہلکہ مچا ہے ہوا ہے اور جماعت احمدیہ کی انتھک تبلیغی کوششوں سے دنیا کے ہر ملک کے سعید فطرت اب اسلام کی بے پناہ صداقتوں کو تسلیم کر رہے ہیں۔ اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا آج سے نصف صدی قبل کا فرمایا ہوا ذیل کا کلام پورا ہو کر ہمارے ایمانوں کو تازہ کر رہا ہے۔

> آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
> نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
> کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
> پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

مسئلہ جہاد کی وضاحت اور خونی مہدی کی آمد کی تردید

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت سے قبل مسلمان اس غلط عقیدہ پر قائم اور اس موہوم امید کو لئے بیٹھے تھے۔ کہ [illegible] ہونگے اور زمین پر جہاد ظاہر ہو جائے گا۔ اور دونوں مل کر کفار سے دین کے نام پر [illegible] کشت و خون کرینگے

اور کفار کو تباہ کر کے حکومت اور اموال مسلمانوں کے قبضہ میں دے دیں گے۔ اور اس طرح مسلمانوں کی قسمت کا پانسہ پلٹ جائے گا
حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی بعثت کے بعد متذکرہ بالا نظریات کی تردید فرمائی اور بتلایا کہ
۱۔ حضرت مسیح ناصری نہ تو آسمان پر گئے ہیں اور نہ ہی اُن کا آسمان سے دوبارہ نزول ہوگا۔ بلکہ وہ طبعی وفات پا چکے ہیں۔
۲۔ جس مسیح کی آمد کی احادیث میں پیشگوئی ہے وہ اسی اُمت محمدیہ میں سے ہوگا نہ کہ سابقہ اسرائیلی نبی۔ بخاری شریف کے الفاظ "وامامکم منکم" (کہ تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا) اس امر پر شاہد ناطق ہیں۔
۳۔ مسیح اور مہدی دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں نہیں بلکہ ایک ہی شخصیت کے دو صفاتی نام ہیں۔ ابن ماجہ کی حدیث "لا المھدی الا عیسیٰ" (کہ مہدی ہی عیسیٰ ہوں گے) اس امر کا بیّن ثبوت ہے
۴۔ جہاں مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی ہے۔ اسی حدیث میں اس امر کا بھی ذکر ہے کہ "یضع الحرب" یعنی وہ مسیح لڑائی کو موقوف کر دے گا۔ نیز قرآن مجید کا ارشاد "لا اکراہ فی الدین" (البقرہ) دین کے معاملات اور اُس کی اشاعت میں جبر و تشدد جائز نہیں۔ لہٰذا یہ بات ظاہر ہے کہ امام مہدی جو شریعت محمدیہ کے تابع ہوگا۔ وہ غیر مسلموں سے مذہب کے نام پر جنگ و قتال نہ کرے گا۔ اس لئے اسلام میں کسی "خونی مہدی" کا ظہور نہ صرف امید معقول ہے بلکہ شریعت محمدیہ کی تعلیمات سے صریح منافی ہے
۵۔ احادیث میں جہاد اکبر "اصلاح نفس" کو قرار دیا گیا ہے۔ اور قرآن مجید میں تبلیغ قرآن کو "جہاد کبیر" کا نام دیا گیا ہے باقی رہا جہاد اصغر یعنی جہاد بالسیف تو اس کی اجازت صرف مخصوص حالات میں ہے اور موجودہ زمانے کے حالات میں جبکہ مذہبی آزادی ہے جہاد بالسیف کی ضرورت نہیں۔ اب تبلیغ قرآن اور اشاعت اسلام ہی وہ "جہاد" ہے جو ہر مسلمان کو کرنا چاہیئے۔
چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ متذکرہ بالا نظریات و اعتقادات کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔
(الف) نہایت معترض اعتقاد جس سے اسلام کی روحانیت کو صدمہ پہنچ رہا ہے کہ یہ تمام مولوی ایک ایسے مہدی کے منتظر ہیں جو تمام دنیا کو خون میں غرق کر دے۔ اور خروج کرتے ہی قتل کرنا شروع کر دے گا۔ اور وہی بچے گا جو مسلمان ہو جائے ۔۔۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے بیہودہ مسائل کو اسلام کی [illegible]

بالله قرآنی تعلیم سمجھنا اسلام سے ہنسی کرنا ہے اور مخالفوں کو ٹھٹھے کا موقعہ دینا ہے کوئی عقل اس بات کو تجویز نہیں کر سکتی۔ کہ کوئی شخص آتے ہی بغیر اتمام حجت کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دے یا جس گورنمنٹ کے تحت زندگی بسر کرے اُس کی تباہی کی گھات میں لگا رہے"۔ (تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۹۴)
(ب) نیز فرمایا:۔
"یاد رکھو اب جو شخص مسیح موعود اور مہدی معہود کے نام پر اگر آوے اور اس کا قوت صرف اتنی ہو۔ کہ لوگوں کو تلوار کا خوف دلا کر مسلمان کرنا چاہے۔ تو بلاشبہ وہ جھوٹا ہوگا۔ نہ صادق۔ جن کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ سچائی اور آسمانی نشانوں کی تلوار دیتا ہے۔ اُن کو اس لوہے کی تلوار کی کیا ضرورت ہے"۔
(تریاق القلوب صفحہ ۳)

روحانی جہاد

حالات حاضرہ میں دلائل و براہین کے ساتھ اسلام کی اشاعت کو روحانی جہاد قرار دیتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"اس زمانہ میں جہاد روحانی صورت کا رنگ پکڑ گیا ہے۔ اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں دین متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر نہ کرے"۔
(مکتوب مسیح موعود بنام میر ناصر نواب صاحبؓ)
اور عوام مسلمانوں کے غلط نظریہ جہاد کی تردید کرتے ہوئے فرمایا ؎

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح کرے گا جنگوں کا التوا
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے لئے جہاد و قتال اب حرام ہے

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے جب مسئلہ جہاد اور ظہور مہدی و مسیح کی اس رنگ میں تشریح فرمائی۔ تو علماء زمانہ غصہ میں آگئے اور آپ کو نعوذ باللہ بزدل۔ انگریزوں کا ایجنٹ اور جہاد کا منکر قرار دیا۔ چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں:۔
"بعض نادان مجھ پر اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ صاحب المنار نے بھی کیا ہے کہ یہ شخص انگریزوں کے ملک میں رہتا ہے۔ اس لئے جہاد کی ممانعت کرتا ہے یہ نادان

نہیں جانتے۔ کہ اگر میں جھوٹ سے اس گورنمنٹ کو خوش کرنا چاہتا۔ تو میں بار بار کیوں کہتا کہ عیسیٰ ابن مریم صلیب سے نجات پاکر اپنی طبعی موت سے بمقام سرینگر کشمیر مر گیا۔ اور نہ وہ خدا تھا۔ نہ خدا کا بیٹا۔ کیا انگریز مذہبی جوش رکھنے والے میرے اس فقرے سے بیزار نہیں ہوں گے۔ پس سنو اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی۔ اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی ہے۔ قرآن شریف کی رو سے مذہبی جنگ کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی"۔
(کشتی نوح صفحہ ۶۸ حاشیہ)
مگر جب مطلع صاف ہوا اور مسلمانوں کے دانشمند طبقہ نے ان مسائل پر سنجیدگی سے غور کیا۔ تو بالآخر انہوں نے بھی مسئلہ جہاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی ہی تتبع اختیار کی ہے چنانچہ
۱۔ مولانا ابوالکلام آزاد سابق وزیر تعلیمات حکومت ہند رقمطراز ہیں:۔
"جہاد کی حقیقت کی نسبت سخت غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ بہت لوگ سمجھتے ہیں کہ جہاد کے معنے صرف لڑنے کے ہیں مخالفین اسلام بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے۔ حالانکہ ایسا سمجھنا اُس عظیم الشان حکم کی وسعت کو بالکل محدود کر دینا ہے۔ جہاد کے معنے کمال درجہ کی کوشش کرنے کے ہیں قرآن و سنت کی اصطلاح میں اس کمال سعی کو جو ذاتی اغراض کی جگہ حق پرستی اور سچائی کی راہ میں کی جائے۔ جہاد کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ سعی زبان سے بھی ہے۔ مال سے بھی ہے۔ صرف وقت و عمر سے بھی ہے۔ محنت و تکالیف برداشت کرنے سے بھی ہے۔ اور دشمنوں کے مقابلہ میں لڑنے اور اپنا خون بہانے میں بھی ہے جس سعی کی ضرورت ہو۔ اور جو سعی جس کے امکان میں ہو۔ اُس کا یہ فرض ہے اور جہاد فی سبیل اللہ میں لغت اور شریعتاً دونوں اعتبار سے داخل۔ یہ بات نہیں ہے۔ کہ جہاد سے مقصود مجرد لڑائی

ہی ہو"۔
(مسئلہ خلافت و جزیرہ عرب صفحہ ۱۰۶)
۲۔ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی سیرۃ النبیؐ جلد پنجم میں جہاد کی اقسام بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ
"جہاد کے معنے عموماً قتال اور لڑائی کے سمجھے جاتے ہیں مگر مفہوم کی یہ تنگی قطعاً غلط ہے ۔۔۔ علماء اس کی اصطلاح میں جہاد کی سب سے اعلیٰ قسم خود اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے۔ اور اسی کا نام ان کے ہاں جہاد اکبر ہے"۔
(سیرۃ النبیؐ جلد پنجم)
۳۔ مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار لاہور رقمطراز ہیں:۔
"جہاد یہی نہیں کہ انسان تلوار اُٹھا کر میدان جنگ میں نکل کھڑا ہو۔ بلکہ یہ بھی ہے کہ تقریر تحریر۔ سفر و حضر ہر طرح سے جد و جہد کرے"۔
(زمیندار ۱۴ جون ۱۹۲۹ء)
۴۔ شیخ محمد اکرام اللہ صاحب جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا غیروں سے موازنہ کرتے ہوئے اپنی کتاب "موج کوثر" میں رقمطراز ہیں:۔
"عام مسلمان تو جہاد بالسیف کا خیالی دم بھر کے نہ عملی جہاد کرتے ہیں اور نہ تبلیغ لیکن احمدی جنہوں نے جہاد بالسیف کے معاملہ میں کھلم کھلا اور صاف صاف حالات حاضرہ کے سامنے سر جھکا دیا ہے دوسرے جہاد یعنی تبلیغ کو زیادہ مذہبی سمجھتے ہیں اور اس میں اُنہیں خاصی کامیابی ہوئی ہے"۔ (موج کوثر صفحہ ۹۶)
۵۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی امیر جماعت اسلامی نے جب انگریزی حکومت ہندوستان میں مستحکم ہو چکی تھی۔ مسئلہ جہاد اور دارالحرب کے بارہ میں وہی بات بیان کی جو کچھ عرصہ قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ "گورنمنٹ اور جہاد" میں بیان فرمائی تھی۔ مولانا مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ
"ہندوستان اس وقت بلاشبہ دارالحرب تھا جب انگریزی حکومت یہاں اسلامی سلطنت کو مٹانے کی کوشش کر رہی تھی اُس وقت مسلمانوں کا فرض تھا کہ یا تو اسلامی سلطنت کی حفاظت میں لڑتے اور اس میں ناکام ہونے کے بعد یہاں سے ہجرت

کر جاتے۔ لیکن جب وہ مغلوب ہو گئے۔ انگریزی حکومت قائم ہو چکی اور مسلمانوں نے اپنے Personal Law پر عمل کرنے کی آزادی کے ساتھ یہاں قبول کر لیا۔ تو اب یہ ملک دار الحرب نہیں رہا۔

ایک زمانہ تھا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں جہاد کی وہ صورت جائز نہیں جسے جہاد بالسیف کہا جاتا ہے تو حضور پر اُس وقت اس بناء پر فتوے لگ گئے۔ لیکن بعد میں حالات زمانہ نے خود مسلمان کو مجبور کر دیا کہ وہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تشریح، توضیح اور مسئلہ جہاد کے بارہ میں پیش کردہ علم کلام کو قبول کریں۔

انسائیکلوپیڈیا برٹینکا میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا ذکر خیر — حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام

کی پُرامن تعلیم اور مسئلہ جہاد کی تشریح کا ذکر انسائیکلو پیڈیا برٹینکا میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

”آپ نے اپنے خلق کی حلیمی۔ اپنی تعلیمات کی امن پسندانہ روش اور حاضر الوقت ضروریات سے مناسبت اور اپنے معجزات کے ذریعہ یسوع مسیح سے اپنی شخصیت اور کیریکٹر کی مماثلت کو ثابت کیا۔ مسئلہ جہاد کی جسے عام طور پر کفار سے جنگ کے معانی میں استعمال کیا جاتا تھا۔ اپنے امن پسندانہ دعوے کی مطابقت میں آپ نے یہ تشریح کی۔ کہ سب سے بڑھ کر اس سے مراد زہد و اتقاء کی جدوجہد ہے۔“

(باقی)

...۔ تلاوت قرآن کریم خوش الحانی سے کی۔ اور نظم جناب محمد ناصر صاحب نے پڑھی۔ اسکے بعد مکرم جناب مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ صوبہ کرناٹک مقیم شموگہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ایک مبسوط اور جامع تقریر ایک گھنٹہ تک فرمائی۔ اس کے بعد ہمارے مقامی مبلغ مکرم جناب مولوی حکیم عبد الرحمن صاحب نے کنڑی زبان میں مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اغراض و مقاصد کو سامعین پر واضح کیا ان ہر دو تقاریر کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ مہمانوں کی بسکٹ اور چائے سے تواضع کی گئی۔

جنرل سیکرٹری

یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات میں کامیاب جلسے

جماعت احمدیہ یادگیر

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب زیر صدارت حضرت سیٹھ محمد عبد الحی صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔

محترم صدر صاحب نے افتتاحی تقریر فرماتے ہوئے جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت اور اہمیت کو واضح فرمایا اور اپنی ناسازی طبع کی بناء پر صدارت کے فرائض کو مولوی محمد جعفر صاحب کے سپرد فرمایا۔ بعدہٗ مولوی محمد جعفر صاحب نے پروگرام کا آغاز فرمایا۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم محمد انعام صاحب غوری نے پہلی تقریر فرمائی۔ تقریر کا عنوان ”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے“ تھا۔ آپ نے اپنی دلچسپ تقریر پڑھ کر سنائی۔

دوسری تقریر مکرم رفعت اللہ صاحب غوری نے فرمائی۔ آپ نے نظام وصیت کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے یوم مسیح موعود کی اہمیت کو پیش کرتے ہوئے نظام وصیت پر اجمالی روشنی ڈالی اور ساتھ ہی نظام وصیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو پڑھ کر سنایا۔

بعدہٗ مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے ”پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام“ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی اور عبد اللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام والی پیشگوئیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے آخر میں جماعت کی ترقی کے متعلق پیشگوئیاں بیان کیں۔ آپ کی تقریر کے بعد جناب محمد جعفر صاحب نے ایک نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی۔

آخری تقریر مکرم نذیر احمد صاحب مرچنٹ نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے عنوان پر کی بعدہٗ دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

خاکسار رشید الدین احمد
سیکرٹری تعلیم و تربیت
مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر

بنگلور

مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء لجنہ اماء اللہ بنگلور کا جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام چار بجے بمکان مکرمہ حاجن صابرہ بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بنگلور نے کی لجنہ کی جملہ ممبرات حاضر تھیں۔ تلاوت قرآن شریف اور نظم کے بعد مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ مکرمہ سلیمہ خاتون صاحبہ نے یوم مسیح موعود علیہ السلام پر خاص طور پر مضامین تیار کر کے پڑھے۔ بعد ازاں عزیزی جمیلہ بانو اور ناصرہ اور ضمیرہ بیگم صاحبہ نے مل کر حضرت مسیح موعودؑ کی نظم ”ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے“ خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اسی طرح ناصرات کی دو چھوٹی لڑکیوں نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد خاکسارہ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد قرآن شریف کے مطابق بتلایا۔ اور مثالوں کے ساتھ واضح کیا کہ اسلام کی صداقت اور حضورؑ کے ایمان باللہ کا سکہ آپ نے کس طرح دنیا پر بٹھایا۔ لجنہ اماء اللہ کو اس پر عمل کرنے اور کرانے کی تلقین کی۔ اس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ بنگلور نے حاضرین کے شکریہ کے بعد سلسلہ عالیہ کی ترقی کے لئے دعا کی۔ اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل صحت و درازیٔ عمر کے لئے خصوصیت سے دعا کی تحریک کی گئی۔ اس طرح دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

مدراس

مورخہ ۲۵ مارچ بعد نماز عصر اسلامک سنٹر میں یوم مسیح موعودؑ منانے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا جسکی صدارت مکرم جناب پی۔ خیر محمد صاحب ایم۔اے نے فرمائی جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم عبد الجلیل صاحب ایس۔ایس۔سی نے کی بعد ازاں محمد رفیق صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ”ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے“ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

سب سے پہلی تقریر مکرم ٹی احمد صاحب نے تامل زبان میں کی آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اغراض و مقاصد کو بیان کر کے حضور کی صداقت کے دلائل اور معجزات و پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ تامل تقریر کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے اردو زبان میں تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان تبلیغی مشن کے پیش نظر ضروری ہے کہ ہمارے نوجوانوں میں تبلیغی ذمہ داری کو ادا کرنے کا بے پناہ جذبہ پایا جائے۔ تاکہ یہ کاروان چلتا چلا جائے۔ نیز زمانے کے بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر اس امر کی بھی سخت ضرورت ہے کہ ہمارے لٹریچر کی اشاعت بھی اسی رنگ میں ہو۔ جو زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کر سکے۔ تاکہ اس کے خوشکن نتائج نکل سکیں۔

آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ وقت کی رعایت کے پیش نظر خاکسار نے عرض کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی دو اہم اغراض تھیں۔ اول مخلوق کا تعلق اللہ تعالیٰ سے پیدا کیا جائے اور اُن کے دل محبت الٰہی سے معمور ہو جائیں۔ دوسرے احباب جماعت میں خدمت اور ہمدردی خلق کا جذبہ پیدا ہو۔ اور یہ ہمدردی خلق جانی اور مالی اور روحانی لحاظ سے ہو سکتی ہے۔ روحانی ہمدردی کے پیش نظر ہی ہمارے تبلیغی مشن دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ تاکہ وہ نور اور نعمت جو ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملا ہے۔ وہ دنیا تک پہنچایا جائے۔ اس لئے یوم مسیح موعودؑ مناتے ہوئے ہم احمدیوں کو اپنے اندر ایک پاکیزہ تبدیلی پیدا کرنے کا عہد کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہمارا پاکیزہ عمل نمونہ ہماری زبانی اور اشاعتی تبلیغ کے لئے ممد و معاون ہو۔ اور اس کے خوشگوار نتائج پیدا ہوں۔

نماز مغرب ادا کرنے کے بعد احباب جماعت کے باہمی مشورہ سے یہ طے پایا کہ جماعت کی تبلیغی اور تربیتی ترقی کے پیش نظر ہر ماہ کی پہلی اتوار کو ایک جلسہ تام اسلامک سنٹر میں منعقد کیا جایا کرے جس میں احباب مستورات اور بچے شریک ہوں اور ایک پروگرام کے مطابق تقاریر کا انتظام کیا جائے جس کے نتیجہ میں احباب جماعت کی معلومات دینیہ میں اضافہ ہو۔ اور نوجوانوں کے اندر خدمت دین اور اشاعت اسلام کا جذبہ ترقی کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار شریف احمد امینی
انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

ننگر گڈھ ضلع بلگام

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ بعد نماز عصر چار بجے شام زیر صدارت مکرم جناب امام حسین صاحب منایا گیا۔ جس میں گاؤں کے معزز ہندو مسلم بھائیوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ جناب بابا صاحب نے تلاوت کلام

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضؓ کی وفات پر

تعزیتی مراسلات

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن جماعت احمدیہ کے مخلص، جاں نثار خادم اور مالی و جانی و قلمی مجاہد کی وفات پر اپنے دلی رنج والم کا اظہار کرتی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ کی نیک و مخلص ہستی نہ صرف ہندوستان کی جماعتوں میں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ بلکہ بیرونی جماعتوں میں بھی مشہور و مقبول ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اعلائے کلمہ اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے وقف تھا۔ اس مادی زمانے کی اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے آپ نے بیسیوں کتب اور رسائل اور پمفلٹ اسلام کی فضیلت دوسرے مذاہب پر اور احمدیت کی پاکیزہ تعلیم کو فروغ دینے کے لئے شائع کئے اور ان کو ہمیشہ مفت تقسیم کیا۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے لئے مالی، جانی اور قلمی جہاد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ والہانہ محبت اور عشق اور محتاجوں کی خبر گیری، مہمان نوازی اور خدمتِ خلق آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ آپ کی زندگی کے ہر پہلو میں اسلام کی جھلک پائی جاتی تھی۔ ایسے پاکیزہ وجود اور مخلص خادم کا ہمارے درمیان سے اُٹھ جانا ایک عظیم جماعتی نقصان ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنی رحمتوں سے نوازے۔ اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس قومی نقصان کی تلافی کرے۔ آمین۔

خاکسارہ

امۃ اللہ بشریٰ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ

جماعت احمدیہ مظفرپور بہار

حضرت سیٹھ صاحب کی اطلاع ملنے پر، مقامی جماعت کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرار داد تعزیت پاس کی گئی۔

"جماعت احمدیہ مظفرپور کا یہ اجلاس سلسلہ احمدیہ کے مخلص پاکباز اور جاں نثار خادم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کے بعد اپنی زندگی کا ہر لمحہ اعلائے کلمہ اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اسلام کی فضیلت اور دوسرے مذاہب پر اس کی برتری ثابت کرنے کے لئے آپ نے متعدد کتب و رسائل اور پمفلٹ شائع کئے۔ اور ان کو مفت تقسیم کیا

دین اسلام کے لئے مالی، جانی، اور قلمی جہاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ والہانہ عقیدت و محبت اور غرباء اور محتاجوں کی خبر گیری اور مہمان نوازی آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ آپ جیسے نیک اور تاریخ احمدیت کے روشن ستارہ کا ہمارے درمیان سے اُٹھ جانا ہمارے لئے ایک قومی سانحہ اور عظیم نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت سیٹھ صاحب موصوف کو اعلیٰ علیین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ دے اور اپنی رحمتوں سے نوازے آپ کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ اور حامی و ناصر ہو۔ نیز آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اس موقعہ پر حضرت سیٹھ صاحب کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

ذکی عبدالحق لفضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفرپور

جماعت احمدیہ ساگر ضلع شموگہ

اخبار بدر کے ذریعہ معلوم ہوا کہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآبادی انتقال فرما گئے ہیں۔ سن کر بہت رنج ہوا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مقامی جماعت نے حضرت مرحوم کی نماز جنازہ غائب ادا کی اور مندرجہ ذیل قرار داد منظور کی

جماعت احمدیہ ساگر حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآبادی کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم سلسلہ احمدیہ کے لئے ایک زبردست علمی و مالی قربانی کرنے والے وجود تھے اور بہت ہی نیک خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کی وفات سے ساری جماعت کو بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔ ہم بارگاہ رب العزت میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سیٹھ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی قوت و صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار بشیر احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ ساگر ضلع شموگہ

بنگلور

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی وفات پر لجنہ اماء اللہ بنگلور کی ممبرات حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ کی زندگی کی ہر گھڑی اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے وقف تھی۔ اسلام کی فضیلت اور دوسرے مذاہب پر اس کی برتری ثابت کرنے کے لئے لاکھوں کتب و رسائل ٹریکٹ اور لٹریچر وغیرہ چھپوا کر مفت تقسیم کرواتے تھے۔ دینِ اسلام کے لئے مالی اور جانی قربانی غرباء اور محتاجوں کی خبر گیری مہمان نوازی آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ آپ کا عظیم وجود سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے نہایت ہی بابرکت تھا۔ لجنہ بنگلور اس سانحۂ عظیم پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ سیٹھ صاحب مرحوم کی جملہ برکات کو ہم میں جاری رکھے۔ اور حضرت ممدوح کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور

وصـــــــــایا

مندرجہ ذیل وصایا شائع کی جا رہی ہیں اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

نمبر ۱۳۳۱۵ میں محمد عمر ولد ابراہیم کٹی قوم موپلہ پیشہ مدرس مدرسہ احمدیہ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کیرالہ حال قادیان ڈاکخانہ خاص گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۶۱ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو اس وقت ۸۵/- روپیہ ماہوار ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

العبد محمد عمر مالاباری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ۲۱/۱۲/۶۱

c/o Sathyadoothan office Cannanore city Kerala State INDIA

گواہ شد ضمیر احمد گجراتی درویش موصی ۱۰۸۹۶ ۲۱/۱۲/۶۱ گواہ شد محمد احمد خان درویش قادیان موصی ۱۲۰۲۴ ۲۱/۱۲/۶۱

نمبر ۱۳۳۱ میں سیدہ منیر النساء زوجہ محمد ابراہیم خان قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مشیرآباد ڈاکخانہ مشیرآباد ضلع آندھرا پردیش صوبہ حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ر اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں:-

مہر ذمہ خاوند	۱۱۰۰/- روپے	نکلس دو تولہ قیمتی	۲۰۰/- روپے
نکلس ۱½ تولہ قیمتی	۱۸۰/- "	ایرن ½ تولہ قیمتی	۷۵/- "
ایرن ½ تولے زائد قیمتی	۱۰۰/- "	انگوٹھی ¼ تولہ قیمتی	۲۵/- "
		انگوٹھی ¼ تولہ قیمتی	۳۵/- "
		انگوٹھی ½ تولہ "	۷۵/- "
		لاکٹ ½ تولہ قیمتی	۸۰/- "
			۱۹۸۰/- روپیہ

اگر اس کے علاوہ بوقت وفات میری اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی آمد ہوئی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ سیدہ منیر النساء

پتہ سیدہ منیر النساء بیگم زوجہ محمد ابراہیم خان احمدی موصی ۱۳۳۵۰ ۱۰-۶-۸۰-۲

2A MISTANPUR P.O Mashirabad Hyderabad A.P

گواہ شد محمد صادق نائب قائد خدام الاحمدیہ حیدرآباد آستانہ ذوقی شکر گنج حیدرآباد

گواہ شد غلام قادر شرقی نائب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد و میسور مستانہ اگرہارہ سیماحی محلہ سکندرآباد۔

علی محمد اے الہ دین ایم۔ اے۔ الہ دین الہ دین بلڈنگ سکندرآباد سیکرٹری الوصیت۔ میرے ذمہ ۱۱۰۰/- روپے مہر قابل ادا ہیں دستخط محمد ابراہیم خان موصی ۱۳۳۵۰

مالی سال ختم ہو رہا ہے

احباب و عہدیداران کی خاص توجہ کے لئے اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں اب ایک ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذمہ کے جملہ چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف فوری طور پر متوجہ ہوں اور عہدیداران مال کا فرض ہے کہ وہ تمام وصول شدہ چندوں کی رقوم ۲۵ر اپریل سے قبل ہی مرکز میں بھجوا دیں تاکہ آخر اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو کر متعلقہ جماعتوں کے حسابات میں محسوب ہو سکیں۔ اگر کوئی رقم ۳۰ر اپریل تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ نہ ہو سکی۔ تو وہ اگلے سال میں محسوب ہو گی اور جماعت کے ذمہ اس سال کا بقایا رہ جائے گا۔

اس ماہ میں چندہ جات کی وصولی کے لئے غیر معمولی کوشش اور جد و جہد درکار ہے۔ کیونکہ ابھی تک بہت سی جماعتوں کا بجٹ لازمی چندہ جات پورا نہیں ہوا جماعتوں میں اعلیٰ اخلاص اور قربانی کی روح پیدا کرنے میں مقامی عہدیداران کا بھی بہت دخل ہے ——— اگر عہدیداران خود اپنا عمدہ عملی نمونہ پیش کریں۔ اور مؤثر رنگ میں دوستوں کو تحریک فرمائیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے وصولی چندہ جات کی پوزیشن کافی بہتر ہو سکتی ہے۔ پس جن عہدیداران نے سال کے دوران میں پوری توجہ اور کوشش سے کام نہیں کیا ان کو چاہیئے کہ اب اس کی تلافی کریں اور جن عہدیداروں نے سال بھر شوق اور محبت سے کام کیا ہے۔ وہ بھی اس مہینہ میں مزید جد و جہد کر کے زیادہ ثواب کمائیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

بجٹ کو پورا کرنے کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل ارشاد احباب جماعت کی خاص توجہ اور عملی کوشش کا متقاضی ہے حضور فرماتے ہیں :-

> " میں ایسے چندہ کا قائل نہیں ہوں کہ وعدہ (بجٹ) تو لکھا دیا اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہو یاد دہانیاں کرائی جا رہی ہوں اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہوں اور وعدہ کرنے والا پھر بھی خاموش بیٹھا ہے . . . . . . تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی انابت ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کر دے گا "

جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو گیارہ ماہ کی وصولی چندہ جات اور بقایا جات اور بقایا کی پوزیشن سے اطلاع دی جا رہی ہے۔ ابھی تک تدریجی بجٹ کے مقابل پر اصل آمد لازمی چندہ جات میں کافی کمی ہے۔ اور بعض جماعتوں کی وصولی بار بار توجہ دلانے کے باوجود نام ہوئی ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت۔ عہدیداران مال اور حلقہ کے مبلغ صاحبان اپنی اپنی جماعت کی کمی کو پورا کرنے کی فکر کریں اور سال کے آخری تین ہفتوں میں خاص توجہ سے سو فیصدی وصولی کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت اور عہدیداران کو مالی قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھانے کی سعادت بخشے۔ اور ہم سب کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ واریوں کو ادا کر کے خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین +

ناظر بیت المال قادیان

درخواستہائے دعا۔ (۱) خاکسار کا بڑا لڑکا عزیز سعید احمد کٹک میں ۲۲ر اپریل ۶۲ء سے شروع ہونے والے بی ایس سی (B.Sc. 1st Year) کے فائنل امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔

بزرگان اور احباب سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز موصوف کے اعلیٰ نمبروں میں کامیابی کیلئے دعا فرماویں۔ نیز خاکسار کے منجھلے لڑکے ظفر احمد کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ عزیز نے سکول کا فائنل کا امتحان دیا ہے نیز چار اور خاندان کے دیگر بچے عزیزان فضل احمد ۔ ۔ ۔ غلام احمد امداد انوار الحق بھی اپنے اپنے امتحانوں میں ماہ اپریل میں شریک ہو رہے ہیں۔ ان سب کی کامیابی کیلئے بھی دعا فرماویں۔ خاکسار عبد الکریم بخش احمدی کلکتہ ۲۰۵ جیرمل مڈل سکول کلکتہ۔

۲۔ خاکسار ایم۔ اے حفیظ قریشی ایل۔ بی۔ سی (سال دوم) کے امتحان میں ہو رہا ہے۔ بزرگان ملت و احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے کہ میری کامیابی کیلئے دعا کریں تا خدا تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے اعلیٰ اور نمایاں کامیابی عطا کرے آمین۔ خاکسار ایم اے حفیظ قریشی احمدی تیاپوری ۔ ۳۔ میری ایک بھانجی کئی روز سے سخت بیمار ہے بزرگان جماعت و درویشان قادیان و دیگر احباب جماعت سے التجا ہے کہ عزیزہ کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار لطیف الرحمٰن احمدی از ۔ ۔ ۔

خبریں

چنڈی گڑھ یکم اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نے میٹرک کا سپلیمنٹری امتحان بھی شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن اس امتحان پر صرف فیل شدہ اور پرائیوٹ طلباء ہی حصہ لیا کریں گے۔ چنانچہ پہلا سپلیمنٹری امتحان اس سال ہوگا۔ یہ فیصلہ میٹرک کے امیدواروں کی روز بروز بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اس وقت میٹرک کا امتحان سال میں صرف ایک بار ہوتا ہے ایک اور فیصلہ کے مطابق سینیٹ نے اس تجویز کی بھی منظوری دیدی ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے تمام امتحانات کی جن میں میٹرک ہائر سیکنڈری ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کے امتحانات بھی شامل ہیں فیس داخلہ میں اضافہ کر دیا جائے۔ اضافہ شدہ فیس ستمبر سے وصول کی جانے لگے گی۔

پٹیالہ یکم اپریل۔ کیپٹن رتن سنگھ ڈپٹی وزیر زراعت پنجاب نے نابھہ میں عورتوں کے پنچایت راج ٹریننگ کیمپ میں تقریر کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ پنجاب گورنمنٹ اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ ہندو وراثت ایکٹ میں ایسی ترمیم کر دی جائے جس کے ماتحت لڑکیوں کو اپنے والدین کی زرعی جائیداد میں حصہ ملنے کی بجائے اپنے سسر کی زرعی جائیداد میں سے حصہ ملے۔ کیپٹن رتن سنگھ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہندو وراثت ایکٹ انقلابی اقدام ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ والدین کی جائیداد میں لڑکوں اور لڑکیوں کو مساوی حصہ دیا جائے گا۔

حیدرآباد یکم اپریل۔ آج بھارتی ہوائی بیڑے کی ۳۰ ویں سالگرہ دھوم دھام سے منائی گئی۔ اس موقع پر آج صبح حکیم پیٹ ائیر فورس سٹیشن پر شاندار تقریب ہوئی۔ ہوائی بیڑے کے جوانوں کی پریڈ ہوئی جس کی قیادت کموڈور جی ڈبلیو باتھیی کر رہے تھے۔ پریڈ کی سلامی وزیر دفاع شری کرشنا مینن نے لی۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے شری کرشنا مینن نے کہا کہ معمولی آزادی کے بعد پندرہ سالوں میں بھارتی ہوائی بیڑے نے بھاری ترقی کی ہے۔ پہلے ہوائی فوج کی صرف چھوٹی چھوٹی ٹکڑیاں تھیں مگر اب اس کے کئی سکواڈرن ہیں اور وہ اس خطہ میں سب سے بڑا فوجی بیڑہ بن گیا ہے آپ نے کہا کہ ہوائی بیڑے کا مقصد بنیادی طور پر دیش کی حفاظت کرنا ہے جب تک کوئی دشمن بھارت پر حملہ نہ کرے۔ تب تک ہمارا لڑنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ ہمیں امید ہے کہ وہ وقت آئے گا جب مسلح فوجوں کی کوئی ضرورت نہ رہے گی۔ لیکن جب تک قومی رقابتیں جاری ہیں تب تک فوجیں رکھنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ دیش کی حفاظت کے علاوہ بھارتی ہوائی بیڑہ نے ناگا لینڈ میں سویلین حکام کی بھی مدد کی۔ جب کبھی قدرتی آفتیں آئیں۔ تب ہی اس نے عوام کی مدد کی۔ اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کو نبھایا۔ یہ کریڈٹ کی بات ہے کہ ہوائی فوج نے ہوائی جہازوں اور دیگر دفاعی سامان کی تیاری شروع کر دی ہے دنیا میں غالباً یہ واحد ہوائی فوج ہے جس نے ہندوستان ایرکرافٹ اپنے کارخانوں کے لئے اپنے ائیرمین اور افسر دیئے ہیں نئی دہلی بمبئی اور دیگر شہروں میں بھی ہوائی فوج کی سالگرہ کے موقع پر پریڈیں ہوئیں

کراچی یکم اپریل۔ لاہور کے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے برطانوی حکومت کے تدبیری حلقوں کے حوالہ سے خبر شائع کی ہے کہ برطانیہ نے یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ مسئلہ کشمیر پر غور کرنے کے لئے سیکورٹی کونسل کا اجلاس ۱۰ اپریل کو منعقد کیا جائے گا

نئی دہلی یکم اپریل۔ اپ راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن نے آج رہبیوں کی کانفرنس میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جہاں ملک میں انقلاب سے اتحاد کا جذبہ مضبوط ہوا ہے۔ مگر فرقہ پرستی اور ذات پات کا مسئلہ بہت مشکل شکل اختیار کرتا جا رہا ہے ذات پات اب سماجی بدعت نہیں رہی لیکن وہ سیاسی اور انتظامیہ بدعت بن گئی ہے تین پچھلے عام انتخابات سے ظاہر ہو گیا ہے کہ بعض مقامات پر فرقہ پرستی۔ ذات پات اور بھاشا پرستی کا عوام پر کہیں زیادہ اثر ہے۔ دیش کا خطرہ باہر سے نہیں ہمارے دشمن کہیں دور نہیں بلکہ ہمارے درمیان دیش کے اندر ہیں۔ بھاشا پرستی کی مشکلات پر تو آہستہ آہستہ سے قابو پایا جا رہا ہے مگر فرقہ پرستی اور مذہبی تعصب ابھی تک قائم ہیں اور انہیں ختم کیا جانا نہایت ضروری ہے۔

بیروت ۲ر اپریل۔ شام میں فوجی حکومت کے خلاف جس نے گذشتہ ہفتہ وزیر اعظم مسٹر قدسی کی حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا فوجی بغاوت ہو گئی ہے یہ بغاوت فوجی افسروں کے ہی ایک گروپ نے متحدہ عرب ری پبلک کے صدر ناصر کا حامی ہے۔ اور انہوں نے آزاد فوجی کمان قائم کر لی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ بغاوت شمالی سیریا میں ہوئی اور باغیوں نے الیپو ریڈیو پر قبضہ کر لیا۔ الیپو ریڈیو کچھ عرصہ خاموش رہا۔ اور اس کے بعد اس نے نئی فوجی حکومت کے بیانات اور اپیلیں نشر ہوتی رہیں۔ اس ریڈیو نے نشر کردہ ایک کمیونک میں متحدہ عرب ری پبلک میں دوبارہ شمولیت کی اپیل کی گئی۔ آج صبح سیریا فوجی کمان نے بھی اعلان کیا کہ وہ مصر میں دوبارہ شامل ہونے کے حق میں ہے۔ یہ اعلان دمشق ریڈیو سے براڈکاسٹ کیا گیا ہے۔ قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سیریا کے مصر کے ساتھ الحاق کے حق میں فوجی افسروں کے گروہ نے الیپو میں حکومت سنبھال لی ہے۔ بھارتی وقت کے مطابق ۹ بجکر ۲۵ منٹ پر الیپو ریڈیو سے دوسرا کمیونک جاری کیا گیا۔ جس میں بتایا گیا کہ شمالی اور پوربی سیریا میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ شمالی۔ پوربی۔ ساحلی۔ وسطی اور دکنی سیکٹروں میں فوجی کمانیں متحدہ عرب ری پبلک کے ساتھ الحاق کی تحریک کے حق میں ہیں۔ دمشق ریڈیو سیریا کی موجودہ حکومت کے قبضہ میں ہے۔ آج لوگوں سے اپیلیں کر رہا ہے۔ کہ وہ فوج کے ساتھ تعاون کریں۔

حیدرآباد ۲ر اپریل۔ کل شام بھارت کے ڈیفنس منسٹر شری کرشنا مینن نے ڈیفنس الیکٹرانکس لیبارٹری کا افتتاح [illegible] کیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھارت اب ایسے دور میں داخل ہو گیا ہے جب وہ ساری مشینوں کی اسمبلنگ خود کر سکتا ہے اور کئی پرزے خود بنا سکتا ہے۔ بھارت چھوٹی یا بڑی ضروریات پوری کرنے کیلئے ہمیشہ دیگر ممالک پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ ضروری اشیاء سپلائی کرنے والے ملک کب ایسی چیزوں کی سپلائی سے انکار کر دیں گے ریسرچ کے ذریعے بھارت دیگر ممالک کی طرف سے کی گئی ترقی سے آگے بڑھ سکے گا۔ شری مینن نے لیبارٹری کیلئے جگہ تلاش کرنے میں مدد دینے کیلئے آندھرا سرکار کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ صوبہ میں مزید ایسی لیبارٹریاں

نئی دہلی ۲ر اپریل۔ پردھان منتری پنڈت نہرو کا معالجہ کرنے والے تین ڈاکٹروں کرنل ایم۔ ایس۔ راؤ۔ ڈاکٹر اے۔ این بیدی اور کرنل آر۔ ڈی آر نے صبح ۹½ بجے ان کا معائنہ کیا۔ چنانچہ معائنہ کے بعد انہوں نے بتایا کہ پردھان منتری کا ٹمپریچر جو ۳۰ مارچ کو ۱۰۰.۸ درجہ تھا۔ آج صبح نارمل تک پہونچ گیا۔ وہ کل سارا دن پوری طرح آرام کرتے رہے اور رات کو اچھی طرح سوئے۔ وہ پہلے سے کافی بہتری محسوس کر رہے ہیں۔ اور نارمل غذا لے رہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے اسے بدستور آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ چنانچہ ان کی آج کی اور کل منگلوار کی تمام مصروفیات منسوخ کر دی گئی ہیں۔